ماہنامہ
لاہور
نعت
طرحی نعتیں (حصہ ششم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 17 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 17 — ستمبر 2004 — شمارہ 9

طرحی نعتیں
حصہ ششم

مشیر خصوصی
ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ
سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر۔ اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

پبلشر
راجا رشید محمود
صدر
ایوانِ نعت
رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرسالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز لاہور

کمپیوٹر کمپوزنگ: مدنی گرافکس، فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

طرحی نعتیں
حصہ ششم

اکتوبر، نومبر، دسمبر 2003 کے مشاعروں میں پڑھی گئیں تازہ نعتیں

مرتبہ

راجا رشید محمود

چیئرمین سیّد ہجویر نعت کونسل
صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ

زیرِ نظر شمارہ ستمبر/اکتوبر کا مشترکہ شمارہ ہے۔ نومبر 2004 کا شمارہ "بیانِ نعت" ہوگا اور
ان شاء اللہ اکتوبر کے آخر میں سپردِ ڈاک کیا جائے گا۔

"سیدِ ہجویر نعت کونسل" کے زیرِ اہتمام
دوسرے سال کا دسواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ
2-اکتوبر 2003 (جمعرات) بعد نمازِ مغرب
چوپال (ناصر باغ) لاہور

صاحبِ صدارت: حافظ محمد صادق
مہمانِ خصوصی: پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
(جی سی یونیورسٹی لاہور)
تلاوتِ قرآن مجید: قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)
نعت خوانی: محمد ثناء اللہ بٹ
نظامت: اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)

....

شاعر:
مولانا حسن رضا خاں بریلویؒ
وفات: 18-اکتوبر 1908
مصرعِ طرح:
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ"

....

2003 کا دسواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ"

مولانا حسنؔ رضا خاں بریلوی صفحہ ۵

"خیال، جمال، وصال قافیے" ۔ "حضور ﷺ" ردیف

غیر مردف نعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرحبا، عزّت و کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے جلالِ خدا جلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دشتِ ایمن ہے سینۂ مومن
دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسنِ یُوسُفؑ کرے زلیخائی
خواب میں دیکھ کر جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سکّہ رائج ہے، حکم جاری ہے
دونوں عالم ہیں مِلک و مالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نہ آئی نظر، نہ آئے نظر
ہر نظر میں ہے وہ مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منزلِ رُشد کے نجوم اصحابؓ
کشتیٔ خیر و امن آلِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے مسِ قلب کے لیے اکسیر
اے حسنؔ خاکِ پائمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسنؔ رضا خاں بریلویؒ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جانِ تقلید ہے مقالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
روحِ قرآن ہیں خصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محترم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبھی اصحابؓ
قابلِ احترام آلِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا دل مرغزارِ رحمت ہے
فکرِ اشعار ہے غزالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یقین "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" پر
کیوں کسی پر ہو احتمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس کی تقدیر میں جہنّم ہے
جو ہوا کافرِ جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم مقلّد ہیں وہ مقلّد ہیں
سنتے رہتے ہیں قیل و قال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس پہ قربان میری آنکھیں ہوں
جس نے دیکھے ہیں خطّ و خالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر زماں کے لیے ہُوئے رہبر
کتنے روشن ہیں ماہ وسالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَابَ قَوْسَیْن سے پلٹ آئے
ایک یہ بھی تو ہے کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ جہاں میں کہیں مثیلِ خدا
نہ جہاں میں کہیں مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل کو رزمیؔ سکون دیتا ہے
رنج و آلام میں خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب بھی ہے منفرد جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دہر میں ہے کہاں مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھول دیتے ہیں خار کے بدلے
حُسنِ اُلطاف ہے خصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شب کے دل میں ہے کونسا خنجر
حق کی ابرو ہے یا ہلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی اپنی وار دی اُس نے
کُھل گیا جس کسی پہ حالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلوہ گاہوں سے جب اُٹھا پردہ
روح میں ڈھل گیا جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دونوں عالم کی سلطنت دے دی
حق نے جس دم سنا سوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب مؤذّن نے دی اذان کبھی
یاد آئے مجھے بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دونوں عالم کی روک دیں نبضیں
حق نے چاہا ہے جب وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب بھی اُن کا وجود ہے موجود
غیر ممکن ہے انتقالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابتلا میں جو دین کو دیکھا
کٹ گئی کربلا میں آلؑ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذہن روشن ہو کیوں نہ تیرا بشیرؔ
رشکِ خورشید ہے خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بشیر رحمانی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مظہرِ ذات ہر کمالِ حضور ﷺ
کیسے ممکن ہے پھر مثالِ حضور ﷺ

ہیں ستارے حضور ﷺ کے اصحابؓ
کشتیٔ نوحؑ ساری آلِ حضور ﷺ

باغِ فطرت کے باغبان ہیں آپ
ہے ثمر بار ہر نہالِ حضور ﷺ

آنکھ کوئی بھی لا نہیں سکتی
تابِ نظارۂ جمالِ حضور ﷺ

ذکر تو خیر ذکر ہے ہمدم
بڑا لجپال ہے خیالِ حضور ﷺ

شکر ایزد کہ ہجر بھی ہے نصیب
میں کہاں اور کہاں وصالِ حضور ﷺ

ضامنِ خیر ہر معاملے میں
حسنِ فرمانِ اعتدالِ حضور ﷺ

ہیں اویسؓ و بلالؓ دونوں خوب
ایک ہے قالؔ ایک حالِ حضور ﷺ

نور و نکہت کی کیفیت میں ہوں
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ"

کیا کمی ہو بھلا مجھے فیضانؔ
شاملِ حال ہے نوالِ حضور ﷺ

پروفیسر فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفقتِ بے بہا خصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بے نوا کی نوا مقالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتم الانبیاء ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات
اور تکمیلِ دیں کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے رحمت کا تاج بخش دیا
لب سے چھلکا ہے جب سوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسنِ منظر ہو یا شبابِ نظر
ہر تجلّی میں ہے جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذہن کی خوش نما ریاست میں
اب بھی ہے حکمراں خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کل بھی زندہ تھے آج بھی زندہ
ہو گیا لاکھ انتقالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دینِ حق تپ رہا ہے دھوپوں میں
جل نہ جائے کہیں نہالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ہے اعجازِ جنبشِ ابرو
اب ہے دل مطلعِ ہلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئنہ رکھ دیا حضوری میں
جب نہ پائی کہیں مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب صلیبوں پہ ہے اذانِ جہاد
اب ہیں یوں سر بکف بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ دنیا کا غم ہو دور حمیدؔ
مجھ کو حاصل ہے اِتّصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیرزادہ حمیدؔ صابری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہرِ صدق و صفا جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
معرفت کی سحر وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ستم گر پہ کر رہے ہیں کرم
اللہ اللہ! یہ خصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے ارض و سما میں ڈھونڈا ہے
دو جہاں میں نہیں مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشمِ عرفاں کو آ رہا ہے نظر
ضو فشاں ہر طرف جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ چھلکے نظر سے تابانی
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

کور باطن کو دے گیا ہے نظر
انقلاب آفریں جلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کامل ہیں اور میں ناقص
مجھ سے کیا ہو بیاں کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَب بھی شاہد ہے جبرِ کرب و بلا
فخرِ صبر و رضا ہے آلِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ سے دِل میں سج گئے جلوے
صرف اتنا ہے انتقالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چھوڑ دوں کِس طرح مدینے کو
مرگِ عاشق ہے اِنفصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر بہرہ ہے، بے اثر ہے اذاں
کاش آئے کوئی بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبّذا، حبّذا طلوعِ سحر
مرحبا، مرحبا جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ہے آئینہ شبِ اِسرا
لَم یزل ہے سحر کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سحر فارانی (کاموئکے)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مظہرِ حُسنِ رب جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون لائے بھلا مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رفعتِ عرش میرا سر پائے
ہوں میسّر اگر نعالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَر پہ سایہ ہے اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اُن کی سیرت ہے ضوفشاں، دیکھو
سب پہ روشن ہیں ماہ وسالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماہ دولخت اِک اشارے سے
ہے یہ ادنیٰ سا اِک کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم صحابہؓ سے رکھتے ہیں اُلفت
دل سے پیاری ہمیں ہے آلِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھولؔ اُن کی غلامی کا اعجاز
اپنے سردار ہیں بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تنویر پھولؔ (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے کلامِ خدا بھی قالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور احادیث ہیں مقالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساری دنیا سے میں ہوں بیگانہ
"دل میں ہے جلوۂ خیال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

حُسنِ یُوسُفؑ بھی ماند پڑ جائے
جب بھی ہو روبرو جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن پہ بھیجا درود خالق نے
وہ ہیں خود آپ اور آلِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن کے تابع ہوئی طلوعِ سحر
ہیں مؤذّن وہی بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخش دی کبریا نے یوں اُمّت
کہ گوارا نہ تھا ملالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہر پلٹا، دو نیم چاند ہُوا
اِک سے اِک ہے سوا کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ختم ہوں رت جگے یہ فرقت کے
ہو جو کیفیؔ کو بھی وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روشن دین کیفیؔ (سمندری)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُو کشِ مہر و مہ جمالِ حضور ﷺ
ضو فشاں سُو بسُو کمالِ حضور ﷺ

کجکلاہانِ وقت تھے لرزاں
فقر میں بھی تھا وہ جلالِ حضور ﷺ

روح کے تار چھیڑ دیتا ہے
حرفِ شیریں ہے کیا مقالِ حضور ﷺ

رہ نما آپ کی ہے سیرتِ پاک
آئنہ سر بہ سر خصالِ حضور ﷺ

اک نمونہ ہے پیروی کے لیے
بے ریا خُلقِ بے مثال حضور ﷺ

آپ ہیں زندۂ حاضر و ناظر
وصلِ محبوب تھا وصالِ حضور ﷺ

وہ رسالت کے آفتاب ہیں آپ
نہیں اندیشۂ زوالِ حضور ﷺ

ابرِ رحمت محیطِ دوراں ہے
اُٹھی یوں بادِ برشگالِ حضور ﷺ

موجبِ فخر آپ کی عترت
واجبِ احترام آلِ حضور ﷺ

شانِ حضرت ﷺ میں سورۂ کوثر
کثرتِ خیر ہے مآلِ حضور ﷺ

کیا سماں ہو گا جب لحد میں مرے
روبرو ہوں گے خدّوخالِ حضور ﷺ

یادِ طیبہ بسی ہے سانسوں میں
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ"

اسمِ خیرُالوریٰ ﷺ ہے لب پہ مرے
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ"

ہے جسے عشق آپ ﷺ سے نیّرؔ
وا ہے اُس پر مقام و حالِ حضور ﷺ

ضیا نیّرؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے کلامِ خدا مقالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے جلالِ خدا جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھیے مُصحفِ جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلوۂ نورِ لازوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذرّہ ذرّہ میں ہے جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روزِ اوّل سے تا ابَد واللہ

ہے نہ ہو گا کوئی مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیجتا ہے خدا بھی جن پر درود

ہے فقط ذاتِ خوش خصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کون جانے سوائے ذاتِ خدا

ہے کہاں سرحدِ کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے اقوال پر رہے عامل

آئنہ رو ہے قال و حالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے تصوّر میں روضۂ اقدس

"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

میں بھی رکھتا ہوں سر پہ اے صابر

ہر گھڑی نقشۂ نعالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صابر براری (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذہن و دل میں ہے کیا خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دونوں عالم میں ہے جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرش کی سرزمیں ہے زیرِ قدم
ڈھونڈیے منزلِ کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسم بے سایہ روح نورانی
کیسے لائے کوئی مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بھی مانگا، عطا کیا اُن کو
حق نے جس دم سُنا سوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میم پر ہو گیا ہے مہر نثار
جب درخشاں ہُوا ہلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہ گئے دنگ فلسفی سُن کر
لب پہ آئی ہے جب مقالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دفعتاً جل بُجھے چراغِ ستم
رُخ سے چھلکا ہے جب جلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ خیرُ البشر کہوں اُن کو
خیر پرور ہے اعتدالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ آنکھیں ہوں نُور کا دریا
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

ہر قدم پر ہے کربلا اب بھی
اب بھی غرقِ الم ہے آلِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت لکھی جو میں پلکوں سے
ہجر میں ہو گیا وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کے منشاؔ پر جھک گئی دنیا
جب نمایاں ہُوا خصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد منشاؔ قصوری (کوٹ رادھا کشن)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کس طرح ہو بیاں کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جاودانی ہیں ماہ وسالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حق نے پیدا ہی بے مثال کیا
کوئی لائے گا کیا مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کی خوشبو سے جاں مہکتی ہے
دل میں آتا ہے جب خیال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مظہر جلوۂ خدا ٹھہرے
بندہ پرور ہیں خدّوخالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسنِ یُوسُفؑ بھی لاجواب سہی
میں ہوں وارفتۂ جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہ تکتی ہے مسجدِ نبویؐ
نظر آتے نہیں بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مثلِ انجُم تمام ہیں اصحابؓ
مثلِ کشتیِ نوحؑ آلِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری اُمّت کو بخش دے مولا
ہر گھڑی ہے یہی سوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک مدت سے شب گزیدہ ہوں
اب تو آئے نظر جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاد اُن کی انیس جاں ٹھہری
دل کو ہے حسرتِ وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری خلوت بھی رشکِ جلوت ہے
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اَوج پایا زمیں کی پستی نے
مرحبا چشمِ خوش خصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دستِ قدرت نے خود سنوارے ہیں
کیوں نکھرتے نہ خدّوخالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل پہ نقشِ قدم ہوں ثبت اُن کے
جان میری ہو پائمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کون جانے بجز خدا نازشؔ
عظمت و رتبہ و کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بزمِ کُن میں ہے فرّو فالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
ذرّے ذرّے میں ہے جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ڈھلتا سورج بُلا لیا واپس
کیسا ذی شان تھا کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صَرف ہوتا فلاحِ امّت پر
سارا سال و زر و منالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعت گویوں میں ہے شمار مرا
یہ عطا رب کی ہے، نوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رہبری میں بشر کی صَرف ہوئے
عُمْر کے روز و ماہ و سالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے پیامِ اُخُوّت و الفت
قابلِ قدر ہے مقالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کر دیا ختم فرق رنگ و نسب
واہ وا کارِ باکمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

روح پاتی ہے دولتِ تسکیں
دل میں آتا ہے جب خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے نگاہوں میں گنبدِ اَخضر
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شاہِ کونین تھے مگر حافظؔ
ایک درویش سا تھا حالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حافظؔ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُلق، الفت، کرم، جمالِ حضور ﷺ
وصف سارے ہیں لازوالِ حضور ﷺ

رشکِ ماہ و نجُوم و قوسِ قُزح
رنگ و خوبی و خدّ و خالِ حضور ﷺ

دشمنوں کو گلے لگاتے ہیں
نہیں ملتی کہیں مثالِ حضور ﷺ

حسن و خوبی کے سب مظاہر ہیں
آ رہا ہے نظر جمالِ حضور ﷺ

پیشِ رب سُرخ رُو جو ہونا ہے
ہم کو لازم ہے امتثالِ حضور ﷺ

جو اطاعت پذیر ہے ان کی
فی الحقیقت وہی ہے آلِ حضور ﷺ

یارِ غارؓ و عمرؓ، علیؓ، عثمانؓ
سر بر آوردہ تھے۔ رجالِ حضور ﷺ

کیسے ڈالے گا وسوسہ ابلیس
"دل میں ہے جلوہ خیالِ حضور ﷺ"

جو ثمر دے گا حشر تک حافظؔ
دینِ فطرت ہے وہ نہالِ حضور ﷺ

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذاتِ حق پر تھا اتّکالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حسبِ قرآں تھی قیل و قالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ واحد سے آشنائی دی
واہ وا کیا ہے یہ کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جملہ "خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا"
اس سے ظاہر ہے اعتدالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تنِ اطہر کا تھا نہ سایہ مگر
سارے عالم پہ ہے ظلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے مولا! نصیب مجھ کو بھی ہو
الفتِ حیدرؓ و بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دست بستہ ہے التجا یا رب!
خواب میں ہو مجھے وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پا سکا ہے نہ پائے گا کوئی
رفعت و عظمت و جلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ صلِّ علیٰ ہے ہونٹوں پر
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بن نہ سکتا میں نعت گو حافظؔ
مجھ پہ ہوتی نہ گر نوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"
میری نظروں میں ہے جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاند دو نیم ہو گیا جو ندیمؔ
ایک ادنیٰ سا ہے کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غضنفر علی ندیمؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں آیا ہے جب خیالِ حضور ﷺ
جلوہ افزا ہوا جمالِ حضور ﷺ

وہ ہیں مہمانِ عرش، حق کے حبیب
کیسے ممکن ہو پھر مثالِ حضور ﷺ

آپ ﷺ زندہ ہیں ہر طرح اب بھی
ہو گیا لاکھ ارتحالِ حضور ﷺ

یورشیں کی ہیں کفر نے جس دم
برق بن کر گرا جلالِ حضور ﷺ

بے اثر ہے اذانِ مہر و وفا
سولیوں پر ہیں اب بلالِؓ حضور ﷺ

کربلا میں بہارِ دیں کے لیے
خونِ دل بو گئی ہے آلِؓ حضور ﷺ

خامۂ عشق خام ہے حامدؔ
کیسے تحریر ہو کمالِ حضور ﷺ

حامد غازی آبادی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پہ ہے نغمہ جمالِ حضور ﷺ
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ"

سوئے طیبہ نظر لگاتی ہے
دل میں بے تابی وصالِ حضور ﷺ

شعب ہو، مکّہ ہو کہ ہو طائف
کس نے دیکھا کبھی ملالِ حضور ﷺ

وہ ہیں بے مثل سارے عالم میں
کیسے ڈھونڈے کوئی مثالِ حضور ﷺ

یدِ بیضا ہو یا. دمِ عیسیٰؑ
سب سے بڑھ کر ہے ہر کمالِ حضور ﷺ

آئنہ پھر نہ دیکھتے یوسفؑ
دیکھ لیتے اگر جمالِ حضور ﷺ

اُس کی قسمت نہ پوچھیے شاکرؔ
جس نے پائے ہیں ماہ و سالِ حضور ﷺ

محمد اشرف شاکر (سمندری)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھوں میں مسکنِ جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

جستجو کس لیے ہو رہبر کی
جب نہیں ہے کوئی مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گردنیں خم کیے ہُوئے آئے
دیکھا دشمن نے جب جلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مل گئیں خواب کو بھی تعبیریں
نطق پر آیا جب سوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جگمگانے لگے در و دیوار
آیا جب ذہن میں خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لائے ایمان جان کے دشمن
مُنکشف یوں ہوا کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حوصلہ بن کے آ گئے صدّیق
شاق جب دل پہ تھا وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدّیق فتحپوری (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صُورتِ مُژدۂ وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

جس نے دیکھا، وہی پکار اُٹھا
ہے جمالِ خدا جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چانْد ٹکڑے کیا اشارے سے
مرحبا مرحبا کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سدرۃُ المنتہٰی سے آگے تک
ہے رسائی فقط کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کس کا منشا تھا، ہو سحر نہ کبھی
دیں نہ جب تک اذاں بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نقشِ راہِ حیات ہے عادلؔ
راحت و غم میں اعتدالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منیر حسین عادلؔ (سمندری)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وصلِ ربِّ جہاں وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے رضائے خدا خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خودِ بنا کر خدا ہُوا شیدا
کیا ٹھکانا ترا جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تا قیامت ہیں زندۂ جاوید
صرف رسماً ہُوا وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دی بشارت بہشت کی جس کو
ایسا عاشق تھا وہ بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کی رحمت ہی کے توسُّل سے
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

بخش دی تو نے کیا مری اُمّت
حشر میں ہو گا یہ سوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معجزانہ ہے ہر ادا ان کی
ذاتِ رب کی عطا کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس کی قسمت میں خُلد ہے عابدؔ
جس نے دیکھا یہاں جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عابدؔ اجمیری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یا الٰہی دکھا جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دستِ قدرت نے خودِ کیا تخلیق
مرحبا حُسنِ خدّوخالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حد سے تشکیک جب بڑھی آگے
جلوہ زا ہو گیا جلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبر کی شب میں، روزِ محشر میں
ہم کو ہو جائے گا وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوست تو دوست، دشمنِ جاں پر
سایہ افگن رہا جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ہے مجھ پر مرے خدا کا کرم
میں ہوں ساقیؔ غلامِ آلِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غلام رسول ساقیؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل کی دنیا ہے اور جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مرحبا! لذّتِ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کو بے مثل جب بنایا گیا
کیسے ممکن ہے، ہو مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن کے دل میں ہے دین سے الفت
ان پہ روشن ہُوا کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں تو زندہ ہوں نام پر ان کے
جان کی جان ہے خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مطیعِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں شائق
اس کو حاصل ہو کیا وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبیر احمد شائق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے میسّر مجھے وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"
عرش تا فرش ہے پکار یہی
کوئی دیکھی نہیں مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جوق در جوق آ کے سب نے کہا
مرحبا! مرحبا! جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُن کے گرویدہ ہیں مرے دل و جاں
میرے اشعار ہیں کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
زندگانی گزارنے کے لیے
اپنے رہبر ہیں ماہ وسالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نعت کہنے کا جب سے شوق ہوا
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"
سب کا اِس پر یقین پختہ ہے
کہ پسندیدہ ہیں خصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اے سلامت اذان دیتے ہوئے
یاد کر لہجۂ بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلامت علی مغل (برکی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مانگ لو لُطفِ ذی کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فضلِ رزّاق ہے نوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر جہاں پر ہے روزِ محشر تک
حکمرانی، لازوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس پہ راضی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے، اُس پر
ہو گیا راضی ذُوالجلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فتحِ مکّہ پہ حرفِ لَا تثریب
یہ جلال اور یہ جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کے زیرِ نگیں عوالم سب
ملتِ مُسلمہ عیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس پہ چل کر فلاح پائیں گے
جو ہے تلقینِ اعتدالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رتبۂ خادمِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے
ہے قریبِ خدا بلالؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو گیا اُن کے شہر میں، اس نے
پا لیا لُطفِ بے مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس سے رتبہ بلند کس کا ہو
زیبِ سر جس کے ہوں نعالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان پہ رب راضی، رب سے وہ راضی
جن کی آنکھوں میں تھا جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی اُن جیسا؟ اہلِ اِستشراق!
غور سے دیکھو ماہ و سالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُنضبط ہو گئی حدیثوں میں
سربسر ساری قیل و قالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ تغلیط کے لیے لایا
ورنہ ممکن کہاں مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فخر محمودؔ کو ہے اِس پہ، کہ ہے
یکے از خادمانِ آلِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ ہو غلبۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے اِرم تمغۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روح و جان و دل و نگاہ پہ ہے
حَبّذا قبضۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذہن میرا جو عرش تک پہنچا
صَرف ہے ثمرۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابرِ لطفِ خدا سے ہوں سیراب
پی لیا جُرعۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منزلِ معرفت بڑھی آگے
جب لیا جادۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روح تک کیوں نہ ہو مِری روشن
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

بامِ عظمت نہ زیرِ پا کیوں ہو
مل گیا زینۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نقش بن جائے گا حیات افروز
کھینچیے نقشۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذات کی معرفت نصیب ہوئی
دیکھ کر پردۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت ہے اُن کا ذکر، اُن کی یاد
ہے یہی ورثۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ رہا ہُوں خدا کی رحمت سے
شعر، پروردۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان میں گرمیاں اِسی سے ہیں
یہ جو ہے شعلۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رقص فرما رشیدؔ کا دل ہے
شعر ہیں بستۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راجا رشیدؔ محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

.........صنعتِ ذوقافیتین میں.........

کھولیے صفحۂ خصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے یہی نکتۂ وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لب پہ ہے نغمۂ کمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"
ہو کھڑے پیشِ گنبدِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پاؤ گے لمحۂ وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دیکھ لو میرے صفحۂ دل کو
نقش ہے نقشۂ نوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے وہی برگزیدۂ خالق
پائے جو فقرۂ مقالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
متّقی ہے، وہی تو مومن ہے
جس پہ ہو سایۂ خصالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان کی ازواجؓ، بیٹیاںؓ ان کی

عظمتیں حصّۂ عیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کر رہا ہے خدا عطا ہر شے
مانگیے صدقۂ نعالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نورِ ربِّ جہاں کی خواہش میں
دیکھ آئینۂ جمالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور آبِ حیات کیا ہو گا
ہے رواں چشمۂ زُلالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کوئی کہ دے، کتابِ ہستی میں
ہے کہاں صفحۂ مثالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ختم اُمّت کی مغفرت پہ ہُوا
پیشِ لب قصّۂ سوالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راجارشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے ہونٹوں پہ ہے جو نعتِ حضور ﷺ
مہرباں مجھ پہ یوں ہے ربِّ غفور

نعت پر جو ملی بُصیریؒ کو
وہ رِدا ہو عطا مجھے بھی حضور ﷺ

شافعِ حشر ﷺ التجا ہے یہی
لاج رکھ لیں مری بہ یومِ نشور

گردنوں کو جھکائے آتے ہیں
اُن کے روضے پہ قیصر و فغفور

روزِ محشر کا خوف کیوں ہو مجھے
دیدِ آقا ﷺ کا دن ہے یومِ نشور

سب دساتیر دم بخود ہیں ذکیؔ
سب سے بہتر ہے آپ ﷺ کا دستور

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گئیں ظلمتیں سبھی کافور
جب ہُوا دہر میں نبی ﷺ کا ظہور

شب گزیدوں نے روشنی پائی
دیکھ کر آپ ﷺ کا رُخِ پُر نور

آنکھ میں عکسِ گنبدِ خضریٰ
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ"

جب سے اُن کی نظر میں آیا ہوں
نعت کہنے کا آ گیا ہے شعور

حشر کے روز تک خدا کی قسم
کام آئے گا آپ ﷺ کا دستور

دل میں آباد کملی والا ﷺ ہے
کیسے حسرتؔ رہوں گا مَیں رنجور

محمد یونس حسرتؔ امرتسری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چمک اٹھا جہاں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور
ظلمتِ کفر ہو گئی کافور

وہ غریبوں سے پیار کرتے ہیں
میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے یہی دستور

جب مصیبت زدہ کوئی آیا
اس کو ہونے نہیں دیا رنجور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پہ سر خمیدہ ہے
چاہے کتنا بھی ہو کوئی مغرور

آپ کے در پہ میں بھی آؤں گا
ہاں اگر آپ کو ہُوا منظور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا در ہی مجھ کو کافی ہے
کوئی جنت، نہ کوئی حور و قصور

اب خیالِ بہشت بے معنی
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

یہ یقیں ہے بہشت میں مجھ کو
خود پلائیں گے وہ شرابِ طہور

نعت کہنے چلا ہوں میں زخمی
سایہ افگن ہے مجھ پہ دستِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایوب زخمی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بس گیا ہے نگاہ و دِل میں سرُور
جب سے دیکھا ہے نقشِ پائے حضور ﷺ

مانگیے صدقِ دل سے جا کے وہاں
التجائیں قبول ہوں گی ضرور

اُن کے فیضِ نظر سے دارِ عمل
ان کے رحم و کرم پہ یومِ نشور

جو ہیں محوِ طوافِ دارِ نبی ﷺ
کتنے اعلیٰ نصیب ہیں وہ طیور

پھر ملے گی اُسے پناہ کہاں
جو رہا ان کے آستان سے دور

تا اَبد ان کا فیض جاری ہے
بانٹتے ہیں وہ لمحہ لمحہ شعور

نیلگوں روشنی میں ڈوبا ہوں
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ"

کیفیت ہے بیان سے باہر
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ"

وہ تو وہ، ان کا شہر ہے عمرانؔ
تا بہ حدِّ نگاہ نور ہی نور

محمد عمرانؔ ہاشمی (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو نظر اک شفیعِ روزِ نشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرا بے تاب ہے دلِ رنجور

پاس اتنا ہے زادِ راہ مرے
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

لوں خدا سے میں دادِ حسنِ کلام
گر لکھوں نعتِ سرورِ جمہور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتنا بے بس ہوں، وہ غریب ہوں میں
جو ہے شہرِ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور

میرے سر پہ بھی سایہ افگن ہو
رحمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروزِ نشور

جس جگہ بھی پڑے قدم اُن کے
موج زن ہو گیا ہے چشمۂ نور

جان صدقے کروں گا مَیں ماجدؔ
مجھ کو بلوائیے مدینے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماجدؔ یزدانی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جل اٹھی جب سے میری شمعِ شعور
"دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

میرا منشور مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وردِ صَلِّ عَلٰی مرا دستور

نعت کہنا، سنانا اور سُننا
لازمی ہے برائے شرحِ صدور

ذکرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت پہلے
ڈھائیے قصر ہائے کبر و غرور

جا پہنچتا ہوں مَیں جو طیبہ میں
یہ ہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں کا وفور

گنبدِ سبز کو جونہی دیکھا
ہو گیا رنگِ معصیت کافور

مجھ کو محمودؔ موت جب آئے
لب پہ ہو نغمۂ درود ضرور

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سخت ہے باقیوں کو روزِ نشور
بندگانِ حضور ﷺ ہیں مسرور

دور کی مصطفیٰ ﷺ نے ہر زحمت
رحمتوں نے مجھے کیا محصور

میں نے تو اپنے دل میں پایا ہے
کون کہتا ہے، اُن کا شہر ہے دور

ہاتھ ان کا، خدا کا ہاتھ ہُوا
یہ ہے رب کے کلام میں مذکور

جس نے دیکھا نبی ﷺ کے چہرے کو
دیکھتا رہ گیا، ہُوا مسحور

دفنِ طیبہ مرا مقدّر ہو
ہو اگر عرض یہ مری منظور

مجھ پہ محمودؔ ہو نگاہِ نبی ﷺ
ہو اگر التفاتِ ربِّ غفور

راجا رشید محمودؔ

''سید ہجویر نعت کونسل'' کے زیر اہتمام
دوسرے سال کا گیارھواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ
6-نومبر 2003 (جمعرات) افطاری اور نمازِ مغرب کے بعد
چوپال (ناصر باغ) لاہور

صاحبِ صدارت: علامہ محمد بشیر رزمی
مہمانِ خصوصی: ڈاکٹر محمد صالح طاہر (ڈپٹی سیکرٹری، گورنر ہاؤس)
میزبانِ محترم: ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی
نعت خوانی: محمد ثناءاللہ بٹ
قراءت/نظامت: راجا رشید محمودؔ
(چیئرمین ''سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل'')

شاعر:
بیدمؔ شاہ وارثی
وفات: نومبر 1936
مصرع طرح:
''عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ''

2003 کا گیارھواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

''عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ''

بیدم شاہ وارثیؒ صفحہ ۵۷

''آرزو، جستجو'' قافیے۔ ''رسول ﷺ'' ردیف

غیر مردف نعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ
کہاں کہاں لیے پھرتی ہے جستجوئے رسول ﷺ

خوشا وہ دل کہ ہو جس دل میں آرزوئے رسول ﷺ
خوشا وہ آنکھ جو ہو محوِ حسنِ روئے رسول ﷺ

تلاشِ نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ ﷺ کی قسم
چنے ہیں آنکھوں سے ذرّاتِ خاکِ کوئے رسول ﷺ

پھر ان کے نشۂ عرفاں کا پوچھنا کیا ہے
جو پی چکے ہیں ازل میں مئے سبوئے رسول ﷺ

بلائیں لوں تری اے جذبِ شوق صلِ علیٰ
کہ آج دامنِ دل کھنچ رہا ہے سوئے رسول ﷺ

شگفتہ گلشنِ زہرا ؓ کا ہر گلِ تر ہے
کسی میں رنگِ علی ؓ اور کسی میں بوئے رسول ﷺ

عجب تماشا ہو میدانِ حشر میں بیدم
کہ سب ہوں پیشِ خدا اور میں روبروئے رسول ﷺ

بیدم شاہ وارثیؒ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا ہے جلوہ فگن جس پہ حُسنِ رُوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اسی سے جلوہ نما ہے جمالِ خوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی خوشبو کہیں نہیں ملتی
مشامِ نعت سرا میں ہے لطفِ بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہزار تیرگیوں کے بدن بھی روشن ہیں
ازل کا نور ہے رقصندہ چار سوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوشا وہ چشم کہ روشن ہے اُن کے جلوؤں سے
زہے وہ دل کہ سراپا ہے آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا گواہ، صحابیؓ اُسی کو کہتے ہیں
رہا ہے صاحبِ ایماں جو روبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُنَین و بدر میں اسلام کا کوئی دشمن
ٹھہر سکا نہ کسی طرح دوبدوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انھی کے نور سے تخلیقِ کائنات ہوئی

ہر ایک ذرّے میں جاری ہے رنگ و بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دو صد ہزار جہاں تشنگی مٹاتے ہیں
محیطِ قُلزُمِ رحمت ہے آبجوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کی شان، مُرادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پھر بھی
بصد نیاز عمرؓ چل پڑے بسوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارا نام بھی عُشّاقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

چمک بھی، رنگ بھی، خوشبو بھی، نور بھی رزمی
ہزار چشمۂ رحمت ہے مو بہ موئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد بشیر رزمی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کب التفات سے محروم ہے عدوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہوا نہال، جب آیا وہ روبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعارِ مُنعمِ طیّبہ نوازش و بخشش
عطا و رحمت و جُود و کرم ہے خوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہماری خَلق کا کوئی جواز اور نہ تھا
''عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''

خدا نے اُن کی زباں سے ہمیں خطاب کیا
کلامِ باری تعالیٰ ہے گفتگوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سامنے حکمِ خدا ہے جاءُوکَ
گناہ گار ہیں ہم، کیوں نہ جائیں سوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذرا مفید نہیں جذبۂ تلاشِ خدا
نہیں ہے دل میں اگر ذوقِ جستجوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اجل ہے کتنی طرب بخش اِس تصوُّر سے
لحد میں دیکھیں گے ہم جلوہ ہائے روئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُعا کریں مرے احباب، وہ گھڑی آئے
ثنا رسول ص کی طارق ہو روبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

سال وِصال بیدم ...... ۱۹۳۶ء ـ بہ الفاظ بحساب ابجد...... ''فروغِ ایوانِ نعتِ نبی''
۱۳۵۵ھ ...... بہ الفاظ بحساب ابجد...... ''حشمتِ نعتِ محبوبِ حجازی''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی تقاضۂ ایماں، یہی وفا کا اُصول
ہو دل میں خوفِ خدا اور حُبِّ پاکِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں نہیں مجھے دعویٰ تو کچھ نہیں ہے، مگر
ہزار شکر اگر میری چاکری ہو قبول

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در پہ بلا لیجیے کہ چین ملے
تڑپ رہی ہے زیارت کو ایک جانِ مَلول

بہارِ تازہ وہ لائے ہیں باغِ ہستی میں
انھی کے فیض سے مہکے ہیں رنگ رنگ کے پھول

ہمارے واسطے کیا تھی کشش علاوہ ازیں
''عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''

محمد عمرآن ہاشمی (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اُسی کو زیب بھی دیتی ہے آرزوئے رسول ﷺ
بسا ہُوا ہو نگاہوں میں جس کی کوئے رسول ﷺ

علاجِ مردہ دلی عام کر دیا حق نے
وہ دل ہے، زندہ ہے جس دل میں آرزوئے رسول ﷺ

کلیدِ بابِ ہدایت یہ دو ہی جوہر ہیں
کلامِ پاک ہے یا ہے خجستہ خوئے رسول ﷺ

مُشامِ جاں نہ معاصی سے پاک ہو جب
کہاں میں، اور کہاں شوقِ مشکبوئے رسول ﷺ

مچل رہی ہو شفاعت کی آرزو لب پر
مقامِ حشر ہو، اور میں ہوں روبروئے رسول ﷺ

خدا کبھی مجھے اتنا نصیب ور کر دے
کہ دو قدم کی مسافت بھی ہو نہ کوئے رسول ﷺ

نزولِ سورۂ کوثر کا معجزہ ہے یہ
کہ ہر زمانے میں ابتر رہا عدوئے رسول ﷺ

ہر اک سوال کا شافی جواب ملتا ہے
سبیلِ عُقدہ کشائی ہے گفتگوئے رسول ﷺ

یہ بات حشر میں کام آئے گی ترے محشر
کہ دل ہو محوِ درود اور نگاہ سُوئے رسول ﷺ

سید بدر حسین محشر زیدی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میں دیکھتا ہوں ستاروں کو، چاند سورج کو
جنھوں نے دیکھ رکھا ہے جمالِ رُوئے رسول ﷺ

میں سونگھتا ہوں گلوں کو، صبا کو، کلیوں کو
کہ ان سے آتی ہے ہر پل مجھے بھی بوئے رسول ﷺ

پڑا ہوا تھا کہیں لامکاں کے گوشے میں
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

خلا کو گھورتا رہتا ہوں شہرِ سرور ﷺ میں
کہ اس پہ ثبت ہیں الفاظِ گفتگوئے رسول ﷺ

ڈاکٹر کاظم علی کاظم (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خطائیں لے کے چلو پُر خطاؤ! سوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کوئی نہیں ہے ٹھکانا سوائے کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ کوئی گھر ہے جہاں روشنی کا نام نہ ہو
حریمِ دل میں بسا لی ہے آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شجر بھی جھکتے ہیں تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے
سنایا کرتے ہیں پتھر بھی گفتگوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے کیا مجال کسی کی، گھٹا سکے کوئی
خدا نے آپ بڑھائی ہے آبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی کے لب نہیں ایسے جو اُن کی بات کریں
کسی نظر کو نہیں تابِ حُسنِ رُوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہاں نہ اونچی ہو آواز، یہ مدینہ ہے
چلو سنبھل کے مِرے دوست، یہ ہے کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یہ سفر تو فقط میری چاہتوں کی نمود
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

یوں دل میں اُترے مرے چاپ اُن کے قدموں کی
ہر ایک سانس سے آئے نسیمِ کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں اُن کو اور بلندی پہ دیکھنا چاہوں
مِری نماز میں شامل ہے جستجوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عزیز ہے وہ خدا کو، جسے عزیز ہیں وہ
دکھائی دیتا ہے ابتر ہر اک عدوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرا تو سانس بھی لینا محال تھا جاؔوِد
مہکتی ہوتی نہ کونین میں جو بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غضنفر علی جاؔوِد چشتی (گجرات)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک پھول نظر آ رہا ہے روئے رسول ﷺ
ہے تتلیوں کو بھی بے شبہ جستجوئے رسول ﷺ

یہ قلب ساتھ اگر دے تو پہلے کس کا دے
نظر بھی، روح بھی رکھتی ہے آرزوئے رسول ﷺ

ادب ہے آنکھ کے صحرا میں ذرے ذرے کو
کہ بند ضبط کا ٹوٹے نہ روبروئے رسول ﷺ

تھا دیکھنے ہی کے لائق تبسّمِ قدرت
تھے جتنی دیر بھی حضرت عمرؓ عدوئے رسول ﷺ

فلک بھی، تارے بھی سیراب و تازہ دم ہوں گے
زمیں کی سطح پہ جب تک ہے آبجوئے رسول ﷺ

سُحَر کا سَحَر جگایا ہے نیم شب ہی میں
جہاں جہاں بھی مہکتا گیا گلوئے رسول ﷺ

نجوم و شمس و قمر کے عوض نہ دوں ہرگز
چٹائی ہو کہ پیالہ ہو یا سبوئے رسول ﷺ

قرار جب ہی تو میرے جنوں کو آئے گا
جو تار تار گریباں کو چھو لے بوئے رسول ﷺ

محیطؔ جانیے اس کو نماز کی معراج
عبادت اپنی اگر ٹھہرے آبروئے رسول ﷺ

محیطؔ اسماعیل (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلوصِ دل سے جو کرتا ہے آبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نصیب اس کا یقیناً ہے دیدِ روئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے ایک منظرِ جاں بخش صحنِ مسجد میں
بہ شکلِ ہالہ صحابہؓ ہیں چار سُوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک جنگ میں نُصرت تھی ساتھ خالدؓ کے
سبب یہ تھا کہ تھا پگڑی میں اُس کی مُوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے کم وہ کسی طرح عرشِ اعظم سے
دل و نگاہ کہ جن میں ہے آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بڑھے گی اتنی ہی توقیر اس کی دنیا میں
کرے گا دل سے کوئی جتنی آبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے گا پیار وہ ہر ایک دشمنِ جاں سے
صمیمِ قلب سے اپنائے گا جو خوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیکھ آئے اُسے پھر سے دیکھنا چاہے
نظر نواز کچھ ایسا ہے حسنِ کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ انکشاف ہُوا مجھ پہ خلدِ طیبہ میں
ہیں پُرخلوص بہت ساکنانِ کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے خدا کوئی صورت کہ پوری ہو جائے
دلِ حزیں کی تمنائے دیدِ روئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے جا کے ہُوا ہے یہ ہر نَفَس احساس
رچی بسی ہے فضاؤں میں مشک بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں بار بار نہ کیوں جاؤں اُن کے روضے پر
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اُٹھے گی چشمِ شفاعت جو حشر میں مجھ پر
پڑھوں گا جھوم کے نعتیں مَیں روبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکیؔ یہ ہم سے تقاضا ہے اُن کی الفت کا
زباں پہ صلِ علیٰ یا ہو گفتگوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مری حیات کا مقصد ہے آرزوئے رسول ﷺ
اور اپنا حاصلِ ایماں ہے جستجوئے رسول ﷺ

جمالِ شمس و قمر کو بھی اُن کی چاہت ہے
بسا ہے جن کی نگاہوں میں حُسنِ روئے رسول ﷺ

انھی سے گلشنِ ہستی کے پھول ہیں رنگیں
نمودِ صبحِ بہاراں ہے رنگ و بوئے رسول ﷺ

زیادہ ماہ و نجومِ فلک سے روشن ہیں
مری نگاہ میں ذرّاتِ خاکِ کوئے رسول ﷺ

زہے وہ قلب، ملے عشقِ مصطفیٰ ﷺ جس کو
خوشا وہ آنکھ، نظر آئے جس کو روئے رسول ﷺ

ہو کیسے غیر کی الفت کا اب گزر اِس میں
بسی ہوئی ہے مرے دل میں آرزوئے رسول ﷺ

سلام وادیٔ بطحا مرا سلام تجھے
سنی ہے تیری فضاؤں نے گفتگوئے رسول ﷺ

یہ دو نگینے جمالِ نبی ﷺ سے روشن ہیں
دمک رہی ہے دل و جاں میں آرزوئے رسول ﷺ

وہ آنکھ کیا ہے، جسے دید کا نہیں ارماں
وہ قلب کیا ہے، نہیں جس میں جستجوئے رسول ﷺ

مری نظر کی رسائی کا پوچھتے کیا ہو
کہ چشمِ شوق کا سُرمہ ہے خاکِ کوئے رسول ﷺ

وہ لمحہ کاش مرے جیتے جی ہی آ جائے
کہ خود کو دیکھ لوں نازشؔ میں روبروئے رسول ﷺ

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کے حکم کی تعمیل آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کلامِ پاک کی تفسیر گفتگوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر براہِ مدینہ تو دل ہے سُوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کچھ ایسے کھینچے لیے جا رہی ہے بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہاں وہ ملکِ عدم اور کہاں جہانِ وجود
ہمیں کہاں سے کہاں لائی آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ آئے شافعِ محشر، وہ آئے فخرِ رُسل
یہ کہتے دوڑتے جائیں گے لوگ سوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بڑے خسارے سے ہوں گے دو چار روزِ حساب
وہ سب جو تا دمِ آخر رہے عدوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ بخشوائیں گے ہم سے گناہگاروں کو
بروزِ حشر ہمیں ہو گی جستجوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسی کی دید کو، دل بے قرار ہے سالار
وہی دیارِ مدینہ میں ہے جو کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سالار مسعودی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں میں گوشۂ فردوس بس ہے کُوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہاں پہ لائی دلوں کو ہے جستجوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ احسن کا ذکر قرآں میں
پسند رب کو بہت ہے ہر ایک خوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم سے اُن کے نہیں تشنگی کا ڈر ہم کو
رواں ہے حشر میں اپنے لیے ہی جوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شرف غلامئ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑی شے ہے
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و حرمت پہ کٹ مریں گے ہم
ہمیں تو جان سے پیاری ہے آبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے کوثر و تسنیم کی ہمیں خواہش
یہاں پہ دیکھنے آئے فقط ہیں روئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں جسم و روح یہاں جیسے رنگ اور خوشبو
صبا کے دوش پہ اے پھوگ! چل تو سُوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تنویر پھوگ (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مری حیات کا مقصد طوافِ کوئے رسول ﷺ
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

میں تشنگی میں گیا ہوں جو روبروئے رسول ﷺ
سمٹ کے آ گئی میرے لبوں پہ جُوئے رسول ﷺ

اُس آئنے پہ ہے شہرِ تجلّیات نثار
جس آئنے کو میسّر ہے عکسِ روئے رسول ﷺ

یہ اور بات ہے، باطل عمل کرے نہ کرے
حدیثِ حق ہے حقیقت میں گفتگوئے رسول ﷺ

یہ کائنات ہی کیا، رحمتوں کے جلوے بھی
سرِ نیاز جھکاتے ہیں روبروئے رسول ﷺ

نثار کیوں نہ ہو اُن پر متاعِ ارض و سما
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

مکاں بھی زیرِ نگیں ہیں، مکیں بھی زیرِ نگیں
زمیں سے تا بہ فلک ہے یہ آبروئے رسول ﷺ

رواں ہیں اِس میں ستارے بھی، چاند سورج بھی
بچی ہے دل کے مدینے میں راہِ کوئے رسول ﷺ

سیاہ فردِ عمل ہے سحرؔ گناہوں سے
اُٹھے گی حشر میں کیسے نگاہ سُوئے رسول ﷺ

اکرم سحرؔ فارانی (کامونکے)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو کاروانِ تمنا کا رُخ جو سُوئے رسول ﷺ
پہنچ ہی جاتے ہیں آخر قدوم کوئے رسول ﷺ

جہان بھر کے سمندر ہیں فیض یاب اس سے
بڑے ہی ظرف کی مالک ہے آبجوئے رسول ﷺ

بہشت وجد میں ہے، قبلہ رقص کرتا ہے
خوشا نمازِ پیمبرؐ زہے وضوئے رسول ﷺ

عداوت اور کدورت انھیں پسند نہیں
محبت اور مروت ہے خاص خوئے رسول ﷺ

دلِ حیات کی منزل ہے بس دیارِ نبی ﷺ
نگاہِ وقت کا محور ہے، صرف روئے رسول ﷺ

بہا کر اشکِ ندامت مدام سوچتا ہوں
کہ آہ! جاؤں گا کس منہ سے روبروئے رسول ﷺ

کرم سے آپ کے، ناچیز چیز ٹھہرے ہیں
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

یہ بات پوچھیے خالدؓ ولید سے فیضانؔ
ہے کتنی شان کا حامل اک ایک مُوئے رسول ﷺ

پروفیسر فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں میں جس نے بھی اپنائی دل سے خوئے رسول ﷺ
ہر ایک شخص نے پائی اُسی سے بوئے رسول ﷺ

حضورِ پاک ﷺ جو آجائیں میرے خوابوں میں
نصیب میں مرے ہو جائے دیدِ روئے رسول ﷺ

مٹانے والے سبھی مٹ گئے زمانے سے
مگر بحال رہی مجھ میں جستجوئے رسول ﷺ

بہت سنبھال کے رکھتا ہوں خاک طیبہ کی
کہ اس کے ذروں سے آتی ہے مجھ کو بوئے رسول ﷺ

جہاں میں میرا سہارا فقط حضور ﷺ بنے
خدا کرے مجھے عقبیٰ میں روبروئے رسول ﷺ

حدیثِ پاک ہے فرمانِ مصطفیٰ ﷺ لوگو!
کلامِ خالقِ اکبر ہے گفتگوئے رسول ﷺ

انھی کے دم سے مہکتا ہے گلشنِ ہستی
ہر ایک پھول سے آنے لگی ہے بوئے رسول ﷺ

یہ کہ کے آج بھی افلاکؔ سربسجدہ ہیں
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

اکرم افلاکؔ ہاشمی (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ظلمتوں میں کبھی کی ہے جستجوئے رسول ﷺ
چراغِ دل کی ضیا بن گئی ہے روئے رسول ﷺ

یہ کہہ رہی ہے مرے دل سے آرزوئے رسول ﷺ
سرِ نیاز جھکا دے کہ یہ ہے کوئے رسول ﷺ

وہ بن گیا ہے چمن زارِ آگہی کا نصیب
گلے لگائی ہے جس نے بہارِ خُوئے رسول ﷺ

وہاں ہے نکہت جُود و سخا کی ارزانی
بہارِ گلشنِ لطف و عطا ہے سوئے رسول ﷺ

ڈھلک رہا ہے یقیں اشکِ شوق میں ڈھل کر
پسِ فنا بھی ہے آنکھوں کو آرزوئے رسول ﷺ

دل و نظر میں اُجالا ہے کس کے جلووں کا
یہ آفتابِ حقیقت ہے یا ہے روئے رسول ﷺ

وہ تاجدارِ رسالت ہیں انبیاءؑ کے امام
ازل سے تا بہ ابد ہے یہ آبروئے رسول ﷺ

ہزار کوئی نہیں جانتا مقامِ حضور ﷺ
نگاہِ شوق کو پھر بھی ہے جستجوئے رسول ﷺ

قیامِ رحمتِ باری ہے اُس کے سایے میں
نگاہِ عشق سے دیکھے جو کوئی کوئے رسول ﷺ

سمندروں کی روانی سے کیا غرض مجھ کو
مرے وجود کے اندر رواں ہے جوئے رسول ﷺ

سراہیں کیوں نہ مری جستجو کو اہلِ نظر
گئی ہے عالمِ امکاں میں آرزوئے رسول ﷺ

فرشتے پھول نچھاور نہ کیوں کریں مجھ پر
بسی ہوئی ہے مرے جسم و جاں میں بوئے رسول ﷺ

سمجھ رہے ہو جسے نعتِ مصطفیٰ ﷺ منشاؔ
وہ فکر و فن میں درخشاں ہے آرزوئے رسول ﷺ

محمد منشاؔ قصوری (کوٹ رادھا کشن)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتابِ عشق کا عنواں ہے آرزوئے رسول ﷺ
ورق ورق پہ ہے تابندہ حسنِ روئے رسول ﷺ
گئے ہیں کفر کے حامی جو روبروئے رسول ﷺ
تو اوڑھ آئے بصد شوق رنگِ خوئے رسول ﷺ
رواں دواں ہیں خلاؤں کی رہگزاروں میں
ابھی ہے چاند ستاروں کو جستجوئے رسول ﷺ
قدم رسول ﷺ کے چومے ہیں اُس کی مٹی نے
نہ کیوں عزیز ہو خلدِ بریں سے کوئے رسول ﷺ
چمن میں، کوہ میں، صحرا میں، چاند سورج میں
بہر مقام درخشاں ہے جستجوئے رسول ﷺ
ضیائیں مانگنے آتے ہیں مہر و ماہ و نجوم
قدم قدم پہ ہے روشن چراغِ روئے رسول ﷺ
نشاطِ زیست کے اشجار اُگ رہے ہیں ابھی
گزر گئی تھی کبھی دشتِ غم سے جوئے رسول ﷺ

جہاں کی آب و ہوا سے غرض نہیں مجھ کو
مری حیات کا ساماں ہے آرزوئے رسول ﷺ
عطا کریں گے مجھے مغفرت کا پروانہ
میں جاؤں گا جو سرِ حشر روبروئے رسول ﷺ
اُٹھو کہ زحمتِ دُنیا کی یورشیں ہیں یہاں
چلو کہ سایہ فگن رحمتیں ہیں سوئے رسول ﷺ
غمِ جہاں سے جو مہلت ملے بشیر کبھی
تو عرضِ حال کروں جا کے روبروئے رسول ﷺ

بشیر رحمانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضیا افروز جو دل میں ہے آرزوئے رسول ﷺ
مُشامِ جاں میں سرایت کُناں ہے بوئے رسول ﷺ

زمانہ روزِ ازل سے اسی تلاش میں ہے
رکھے گی گرمِ سفر اس کو جستجوئے رسول ﷺ

یہ جان و مالِ جہاں کچھ نہیں حقیقت میں
گراں بہا ہے دو عالم سے آبروئے رسول ﷺ

کہاں سے لائے کوئی استعارہ و تشبیہ
کہ ماورائے بیاں ہے جمالِ روئے رسول ﷺ

سماں وہ ہو گا حضوری کا، سر خمیدہ سبھی
بروزِ حشر کھڑے ہوں گے روبروئے رسول ﷺ

سماعتوں میں وہ رس گھولتی ہے شہد آگیں
حدیثِ پاکِ پیمبرؐ وہ گفتگوئے رسول ﷺ

یہی دعا ہے مری اور آرزوئے دلی
رُخِ حیات رہے جاودانہ سوئے رسول ﷺ

خزاں ناآشنا آئی بہارِ نو ایسی
کہ چھایا گلشنِ ہستی پہ رنگ و بوئے رسول ﷺ

مرے حضور ﷺ ہی ہیں وجہِ جملہ موجودات
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

کبھی اے کاش وہ لمحے بھی آئیں، جب نیّرؔ
ہو میرے چہرہ و سر پر غُبارِ کوئے رسول ﷺ

ضیا نیّر (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چمن میں دل کے پنپتی ہے آرزوئے رسول ﷺ
نظر نواز ہُوا رُوئے مشکبوئے رسول ﷺ

سکندر و جم و دارا کی شان و شوکت کو
نگاہ میں نہیں لاتا گدائے کُوئے رسول ﷺ

حسیں اذان سے لوگوں کو وجد میں لاتے
بلالؓ جو کہ مؤذّن تھے خوشِ گلوئے رسول ﷺ

جہاں کو خُلق سے گرویدہ کر لیا ایسے
کہ جاں نثار بنا دل سے ہر عدوئے رسول ﷺ

کرم ہو، عدل ہو، شفقت ہو بہرِ خلقِ خدا
فلاح و خیر لیے ہے ہر ایک خوئے رسول ﷺ

مہ و نجوم بھی ہیں خوشہ چینِ حُسنِ نبی ﷺ
در آئی لالہ و گل میں بھی رنگ و بوئے رسول ﷺ

مثالِ آئنہ حیراں ہے دیکھ کر مہِ تام
جبینِ دل کش و زیبا و خوبروئے رسول ﷺ

خلوص و خُلق کی دشمن نے بھی گواہی دی
ہے مثلِ آئنہ بے داغ آبروئے رسول ﷺ

کریں نہ فخر شب و روز کیوں مقدّر پر
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

ہے پُر گناہوں سے حافظؔ کا نامۂ اعمال
وہ کیسے حشر میں جائے گا روبروئے رسول ﷺ

حافظؔ محمد صادق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہ میری پڑی خواب میں جو سوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نواز دل کو گیا روئے مشکبوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر میں حسن کا مظہر کوئی نہیں جچتا
میں دیکھ بیٹھا ہوں خوابوں میں جب سے روئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملائم اور سہانا تھا سربسر لہجہ
نبات و شہد سے شیریں تھی گفتگوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ختن کے آہو کا نافہ بھی وجد میں آیا
جو پائی نکہت گیسوئے مشکبوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ستاتے، مارتے پتھر، بُرا بھلا کہتے
دعائے خیر ہی پاتے مگر عدوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فلک سے تا بہ زمیں تشنگانِ حق کے لیے
رواں ازل سے ہے فیض و کرم کی جوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فلک سے تا بہ زمیں اس نے روشنی کر دی
جو پایا چاند نے عکسِ جمالِ روئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک شخص ہی حافظ سکون پانے کو
کرے گا حشر کے میدان میں جستجوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے جستجو کہ رہے دل میں جستجوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے آرزو کہ رہے دل میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں کو ناز نہ کیوں ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہو
سماعتوں کو مقدم ہے گفتگوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کے دین پر ثابت قدم رہو لوگو!
یہی ہے عشقِ محمدؐ یہی ہے خوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے کام مجھے کچھ بھی تشنہ کامی سے
رواں دواں ہے رگِ جاں میں آب جوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیشہ اُس نے غریبوں پہ مہربانی کی
ملا ہے جس کو مقدّر سے رنگِ خوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور محفلِ میلاد اُسی کو کہتے ہیں
مہک اُٹھیں جہاں سانسیں بہ فیضِ بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہیب رات سے ہو گا نہ غم زدہ ساحلؔ
کہ ضوفگن ہے تصوّر میں مہرِ روئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساحلؔ ہاشمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زہے نصیب کہ دل میں ہے آرزوئے رسول ﷺ
یہ فیضِ رب ہے کہ رہتی ہے جستجوئے رسول ﷺ

کلامِ پاک بھی شاہد ہے اِس حقیقت پر
ہے بے مثال دو عالم میں اب بھی روئے رسولﷺ

خدا کے فضل سے سرکار ﷺ کی محبت میں
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

نبی ﷺ کے نقشِ قدم پر تھے گامزن ہر دم
صحابہؓ سے بھی نمایاں رہی ہے خوئے رسول ﷺ

نبی ﷺ سے وعدہ کیا، بخش دوں گا میں اُمت
خدا کے پیشِ نظر تھی جو گفتگوئے رسول ﷺ

اویسؒ نے اُسے فوراً ہی رکھ لیا سر پر
بسی تھی پیرہنِ پاک میں جو بوئے رسول ﷺ

میں اپنے آپ کو بھی خوش نصیب سمجھا ہوں
بلا لیا گیا اک دن مجھے بھی کوئے رسول ﷺ

حضور ﷺ اب تو نگاہِ کرم ہو عابدؔ پر
دل و دماغ میں رہتی ہے جستجوئے رسول ﷺ

عابد اجمیری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطا ازل سے ہوئی مجھ کو آرزوئے رسول ﷺ
ہر ایک سانس میں جاری ہے گفتگوئے رسول ﷺ

زبان و قلب پہ جاری رہے گی نعت اُن کی
خدا کے فضل سے پہنچوں گا جب بھی کوئے رسول ﷺ

جدھر بھی دیکھا، ثنائے نبی ﷺ کے چرچے ہیں
ہے زندہ ایک کرامت، یہ جستجوئے رسول ﷺ

پڑے ہیں آبلے حسنِ عمل کے تلووں میں
میں کیسے جاؤں گا محشر میں روبروئے رسول ﷺ

بقولِ حضرتِ بیدمؔ یہی حقیقت ہے
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

بفضلِ حق مرا ایمان ہے یہی خاکیؔ
تمام نبیوںؑ میں آتی تھی مشکبوئے رسول ﷺ

عزیز الدین خاکی القادری (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے دل میں ازل سے ہے جستجوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
''عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے خدا کے قریب تر ہو کر
ہوئی خدا سے حبیبانہ گفتگوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا یہ دل، مری یہ جان ہو فدا اُن پر
جہاں میں سب سے مقدّم ہے آبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملے گا حکم حضوری کا مجھ کو طیبہ سے
ابھی سے آنکھ کا سرمہ ہے خاکِ کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے حق کو بلندی عطا کی محشر تک
فضائے بذر میں رکھی جو آبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرب عجم کے گلستاں اُنھی سے مہکے ہیں
ہر ایک گُل میں سمائی ہوئی ہے بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف سے کہی نہ کوئی بات
جو گفتگو ہے خدا کی، ہے گفتگوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ معجزہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ عرش پر پہنچے
خدا کی ذات وہاں پر تھی روبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبولِ صاحبِ رحمت ہوئی ہے نعت اپنی
پیام لائی ہے مجھ تک نسیم کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحابہؓ ڈھونڈ ہی لیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منزل
انھیں ہمیشہ دکھاتی تھی راہ بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہی ہے گفتۂ بیدمؔ پر اعظمؔی نے نعت
مجھے بھی باعثِ رحمت ہے آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طفیل اعظمی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترس رہے ہیں کہ دیکھیں کبھی تو کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہر ایک شخص کے دل میں ہے آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا خیال ہے انجم
کہ آبروئے دو عالم ہے آبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پتا چلا ہے کہ ہم یوں یہاں تڑپتے ہیں
ہماری آنکھ میں ہے حسنِ جستجوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قسم خدا کی، یہاں ہم کبھی نہیں آتے
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

خوشا نصیب، زیارت ہوئی مدینہ کی
خدا کے فضل و کرم سے گیا میں سوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا نصیب، مدینے بلا لیا مجھ کو
کہاں میں اور کہاں یہ قیامِ کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کرے کہ مدینہ نصیب ہو سب کا
ہر ایک شخص میں دیکھی ہے آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے دل میں چمکتا رہے گا محشر تک
ہمارے خواب میں آئے کبھی تو روئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہزار بار لگاتے ہم اُس کو آنکھوں سے
دکھائی دیتا عطا ہم کو بھی جو موئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے یہ فکر ہے انجم، جواب کیا دوں گا
سوال جب بھی ہوا کوئی روبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدم قدم نہ ہو کیوں ہم کو جستجوئے رسول ﷺ
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"
صحابہؓ دیکھ کے ہوتے تھے خوش شہِ دیںؐ کو
طمانیت کا خزینہ تھا گویا روئے رسول ﷺ
یقین آیا انھیں بھی نبی ﷺ کی باتوں کا
سنی جب اہلِ مدینہ نے گفتگوئے رسول ﷺ
نہ جانے کس گھڑی آئے بلاوا طیبہ سے
لگائے کان کو رکھتے ہیں اپنے سوئے رسول ﷺ
بسا ہوا ہے مدینہ مرے تصوّر میں
مہک رہی ہے فضا، آ رہی ہے بوئے رسول ﷺ
خیال رہتا تھا رتبے کا آپ ﷺ کے ہر دم
صحابہؓ ہوتے تھے جب پیش روبروئے رسول ﷺ
نثار کیوں نہ کرے نقدِ جاں، متاعِ ہنر
بہت عزیز ہے ملت کو آبروئے رسول ﷺ
بھلانا چاہوں بھی صدّیق تو بھلا نہ سکوں
ہمیشہ دھیان میں رہتا ہے میرے کوئے رسول ﷺ

صدّیق فتحپوری (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دل میں سوچا کہ جاؤں گا سوئے کوئے رسول ﷺ
ہر ایک سمت سے آئی ہے مشکبوئے رسول ﷺ
نہ جانے خلد میں کب تک یونہی پڑا رہتا
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"
میں نعت لکھتا ہوں حسرت لیے ہوئے دل میں
کہ اِس کو جا کے مدینے پڑھوں بروئے رسول ﷺ
ادب کے ساتھ صبا کہنا حالِ زار مرا
چلے تو جھوم کے مستی میں جب بھی سوئے رسول ﷺ
اک ایک شخص اسے دیکھنے کا طالب ہے
جہان میں متبرک نہ کیوں ہو موئے رسول ﷺ
رہے گی تا بہ ابد فیض بانٹتی پیہم
رواں دواں ہے ازل ہی سے آب جوئے رسول ﷺ
میں اپنے آپ کو سمجھوں گا جنّتی حسرت
جو مجھ کو خواب میں ہو جائے دید رُوئے رسول ﷺ

محمد یونس حسرت امرتسری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نسیم لائی ہے طیبہ سے آج بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بڑھی ہے جس سے مرے دل میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جواب اُس کو بنفسِ نفیس دیتے ہیں
سلام پیش کرے جو بھی روبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے جاؤں تو پاؤں سکون کی دولت
ہے شوقِ دید کی صورت میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرشتے حشر میں اس کے دہن کو چومیں گے
ادب سے کرتا ہے جو آج گفتگوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیارِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو ہم پہنچیں
مَلیں بدن پہ محبّت سے خاکِ کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شگفتہ قلب و نظر اس لیے ہیں ساقیؔ کے
بسے ہوئے ہیں نگاہوں میں کاخ و کوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غلام رسول ساقیؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہماری آنکھ میں روشن ہے جستجوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

ذرا سی دیر. چلے جائیں کاش ہم بھی وہاں
کہ رحمتوں کی بہاریں ہیں کوبکوئے رسولؐ

کبھی کبھی تو یہی سوچ کر بہے آنسو
ہمارے دل میں بھی رہتی ہے آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھی دو کمان سے کم فاصلے پہ جو سرِ عرش
کسی کسی پہ کُھلی ہے وہ گفتگوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحابیوںؓ کے مقدّر میں تھی جو ہر لمحہ
کہاں نصیب کسی کو ہوئی وہ بوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذرا سی. خاکِ شفا لے کے آنا آتے ہوئے
ترا گزر ہو جو بادِ نسیم سوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منصور فائزؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازل سے ماہِ منور ہے خاکِ کوئے رسول ﷺ
ہے جلوہ ریز اندھیروں میں مہرِ روئے رسول ﷺ

حرا کے غار سے اُبھرا جو آفتابِ ازل
ستارگانِ فلک بھی جھکے بسوئے رسول ﷺ

ہر ایک دَور میں روشن ہے آپ کی سیرت
نظر نظر کو ابد تک ہے جستجوئے رسول ﷺ

حجر بھی تھے کلمہ گو، شجر بھی گوہر بار
ہے کائنات کے سینے میں آرزوئے رسول ﷺ

بھٹک رہے ہو کہاں، بس اُنھی کا ذکر کرو
سکونِ قلبِ پریشاں ہے گفتگوئے رسول ﷺ

میں اُن کی شانِ کریمی پہ کیوں نہ ناز کروں
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

کلیم کون و مکاں ہیں حضور ﷺ کی خاطر
تمام نبیوںؑ سے افضل ہے آبروئے رسول ﷺ

خواجہ محمد سلطان کلیم (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظہور اس کا ہُوا ہے بہ شکل روئے رسول ﷺ
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

زبان دی ہے تو پھر یہ کرم بھی ہو جائے
زبان کچھ نہ کرے جُز بہ گفتگوئے رسول ﷺ

ادب سے چومو قدم آپ ﷺ کے صحابہؓ کے
جو چاہتے ہو، ملے تم کو خاکِ پائے رسول ﷺ

خدا کی شان زمانے میں دیکھنی ہے ہمیں
ہمارے واسطے کافی ہے، حسنِ روئے رسول ﷺ

مجھے یہ کہتے نظر آئے صوفیاؒ کے مزار
یہیں سے ملتے ہیں ہر اک کو رنگ و بوئے رسول ﷺ

اگرچہ عمر کٹی کوچۂ بتاں میں تری
خوشا! کہ وقتِ نزع یاد آیا کوئے رسول ﷺ

معاف میری خطائیں خدا کرے پہلے
پھر اس کے بعد مجھے لائے روبروئے رسول ﷺ

نبی ہے آپ ﷺ کی خاطر یہ کائنات اسلام
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

محمد اسلام شاہ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ کس لیے ہو مرا دل فدائے روئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عطا ہوا ہے مجھے جذب آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے آپ کا ثانی تمام عالم میں
جہاں میں سب سے نمایاں ہوئی ہے خوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مری شناخت ہے اُن کو پکارتے رہنا
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

لبوں پہ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن ہے
کچھ ایسے دل میں چمکتی ہے آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزر کے سدرہ سے پہنچے ہیں عرشِ اعظم پر
خدا گواہ، خدا سے ہے گفتگوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگا رہے ہیں گلے اُس کو راہ کے کانٹے
سنا ہے آج سلامت گیا ہے سوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلامت علی مغل (برکی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچ گیا جو مدینے میں روبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بسا کے لاؤں گا قلب و نظر میں بُوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"عظیم" آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خُلق کو کہ کر
بتائی نٓ کی سُورہ میں رب نے خوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرشتہ موت کا جس وقت میرے پاس آئے
زباں درود سے مملو ہو، رُخ ہو سُوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے قبلہ بدل ڈالا اُن کی خواہش پر
اٹھا نماز میں سُوئے فلک جو روئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمرؓ کی ربِّ جہاں کو تھی بہتری مقصود
چلے تو اور ارادے سے تھے وہ سُوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوچار ہار سے خالدؓ نہ زندگی میں ہوئے
کہ اپنی ٹوپی میں رکھتے تھے ایک موئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَهَب سے، آں سے، کَوثَر سے یہ ہوا واضح
بہت عزیز رہی رب کو آبروئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملی ہے ان کے تولّائیوں کو فوز و فلاح
ہُوا ہے خائب و خاسر ہر اک عدوئے رسول ﷺ

صباح و شام وہ اِن کو بھگائے رکھتی ہے
جو مہر و ماہ کے دل میں ہے جستجوئے رسول ﷺ

جو آرزو نہ رہی یہ تو زندگی کیسی
"عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ"

خدا کرے کہ یہ محمودؔ کو نوید آئے
بُلا رہی ہے تجھے موت سُوئے کُوئے رسول ﷺ

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیشہ دل میں رکھو اپنے آرزوئے رسول ﷺ
علاوہ اِس کے کوئی آرزو جو ہے تو فضول

وہ بے کہے بھی تو سنتے ہیں دل کی باتوں کو
درِ حضور ﷺ پہ دینا نہ التجاؤں کو طول

مری نظر میں گُلِ تر سے بھی وہ خوش تر ہے
نبی ﷺ کے شہر کی وادی کا خشک خارِ ببول

اُٹھا کے رکھ لوں میں عزت سے دامنِ دل میں
رہِ مدینہ میں پاؤں جو کوئی خارِ ببول

ہُوا وہ ایک زمانے کی آنکھ کا تارا
مرے حضور ﷺ کے اپنائے جس نے زرّیں اصول

نثار دین پہ کرتی رہی ہے جان اپنی
مثال آپ ہے اپنی جہاں میں آلِ رسول ﷺ

شہید ہو کے بھی قرآں تھا جس کے ہونٹوں پر
خدا گواہ یہ ہے شانِ نورِ چشمِ بتولؓ

میں جتنے دن بھی رہا ہوں وہاں، رہا شاداں
بچھڑ کے جنّتِ ارضی سے ہو گیا ہوں ملول

دُعا ہے میری کہ مدفن مرا مدینہ بنے
الٰہی! میری دُعا بہرِ مصطفیٰ ﷺ ہو قبول

میں اُن کے در پہ نہ کیوں جاؤں سر کے بل چل کر
''عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ''

گناہ گارو! چلو آؤ طیبہ چلتے ہیں
درِ نبی ﷺ پہ ہی ممکن ہے مغفرت کا حصول

وہ زندگی میں یقیناً اَمر ہو جائے ذکیؔ
وجود جس کا بھی کر جائے سُنّتوں میں حلول

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ پاک ﷺ کی دُختر ہیں دو جہاں میں بتولؓ
ہمیشہ یادِ الٰہی میں رہتی تھیں مشغول

یہی تو کاتبِ تقدیر نے بھی لکھا ہے
مروں گا بعد میں، جاؤں گا پہلے کوئے رسول ﷺ

لیا جو نامِ محمد ﷺ تو مل گئی ڈھارس
غموں سے ہونے لگا دل، جونہی غمین و ملول

جو میں نے لفظِ محمد ﷺ کو لکھ کے چوم لیا
لبوں سے پھوٹ رہی ہے ہنوز بوئے رسول ﷺ

کسی کا ہو نہ ہو، میرا یہی عقیدہ ہے
سوائے آپ کی الفت کے اور سب ہے فضول

یہی دلیل ہے آقا ﷺ سے جذبِ الفت کی
''عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ''

مرے نبی ﷺ کا پسینہ ہی ایسی خوشبو ہے
مہک سے جس کی، سنورتی ہے ہر کلی، ہر پھول

میں اس کو آپ کی الفت کا صدقہ سمجھوں گا
کہ مجھ سے شخص پہ ہوتا ہے رحمتوں کا نزول
بس اس نے آپ کے در ہی سے لو لگائی ہے
کریں گے آپ ہی ایوبؔ کی دعائیں قبول

ایوبؔ زخمی (لاہور)

''سید ہجویرؒ نعت کونسل'' کے زیر اہتمام
دوسرے سال کا آخری ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ
4-دسمبر 2003 (جمعرات) بعد نمازِ مغرب
چوپال (ناصر باغ) لاہور

صاحبِ صدارت: حزیںؔ کاشمیری
مہمانِ خصوصی: محمد اکبر بھٹی (ایس ایس پی ریٹائرڈ)
مہمان شاعر: علی یاسرؔ (راولپنڈی)
میزبانِ محترم: ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی
نعت خواں: محمد ثناء اللہ بٹ
سجاد حسن
قاریٔ قرآن/ ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ
(چیئرمین ''سید ہجویرؒ نعت کونسل'')

....

شاعر:
چودھری کوثر علی کوثرؔ بی (سابق ڈلّورام)
وفات: 28 دسمبر 1931
مصرع طرح:
''مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا''

2003 کا آخری ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

چودھری کوثر علی کوثری (سابق ڈپٹی لورام) صفحہ ۱۰۹_۱۱۱

"شادمانی، جوانی، زبانی" قافیے۔ "میں رکھا" ردیف

غیر مردف نعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا
کہ مصروف شیریں زبانی میں رکھا

مَیں لکھتا رہا نعت اور حق نے شب بھر
قمر کو مری پاسبانی میں رکھا

نہیں اختیار اب سے کی نعت گوئی
یہی شغل ہم نے جوانی میں رکھا

درِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملے گر گدائی
تو پھر کیا ہے صاحبقرانی میں رکھا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے سایہ حق نے بنایا
یہ پہلا نشاں نقشِ ثانی میں رکھا

جو ذرّہ اُڑا شہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردِ قدم کا
زمانے نے تاجِ کیانی میں رکھا

....

نہ کر آفتابِ فلک اتنا غرّہ
کہ تجھ کو بھی ہے دارِ فانی میں رکھا

بظاہر تو جلتا ہے پر حیف تیرا
نہیں حصّہ سوزِ نہانی میں رکّھا
درِ حضرتِ مصطفیٰ ﷺ مجھ کو بخشا
تجھے منزلِ آسمانی میں رکھا
تو ہے دربدر گردشِ آسماں سے
مجھے حلقۂ مہربانی میں رکھا

* * *

نہ کر شور اے بلبلِ گل فسانہ
ہے کیا تیری اس "لَنْ تَرَانِیْ" میں رکھا
میں ہوں نعت گو، میرا رتبہ بڑا ہے
نہیں کچھ تری ہم زبانی میں رکھا
خدا نے کیے جبکہ تقسیم رُتبے
تو یوں سب کو پھر قدردانی میں رکھا
کہ آدمؑ کو فخرِ ملائک بنا کر
انھیں جنّتِ جاودانی میں رکھا
بڑی عمر نوحؑ نبی کو عطا کی
سلامت جو طوفاں سے پانی میں رکّھا

دیا خضر کو چشمۂ آبِ حیواں
براہیمؑ کو باغبانی میں رکّھا
دیا حُسنِ بے مثل یُوسفؑ کو اُس نے
سلیمانؑ کو حکمرانی میں رکھا
دمِ زندگی بخش عیسیٰؑ کو بخشا
تو موسیٰؑ کو خوش "لن ترانی" میں رکھا
محمد ﷺ کو بھیجا جو آخر خدا نے
انھیں رُتبۂ لامکانی میں رکھا
مرے منہ سے منظور تھی نعتِ حضرت ﷺ
مجھے فردِ رطبُ اللّسانی میں رکّھا

* * *

ذرا نقشۂ نعت کا کر نظارہ
ہے کیا نقشِ بہزاد و مانی میں رکھا
بہارِ ریاضِ ثنائے نبی ﷺ نے
دَہَن کو مرے گل فشانی میں رکھا
لکھیں کوثری عمر بھر ہم نے نعتیں
نہ کچھ اور غم زندگانی میں رکّھا

چودھری کوثر علی کوثریؒ (سابق دِلّو رام)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قلم عرصۂ خوش بیانی میں رکھا
سخن نعت کا تر زبانی میں رکھا

بنا نطق ہر اشکِ تر اُن ﷺ کے در پر
اگرچہ اُسے بے زبانی میں رکھا

رہِ مدحِ آقا ﷺ میں ہم نے قلم کو
سبک سیر رکھا، روانی میں رکھا

اُدھر رب نے دی نعمتِ مدحِ آقا ﷺ
زباں کو اِدھر خوش بیانی میں رکھا

مٹے جس سے ہر خوف، آقا ﷺ نے ہم کو
شفاعت کی اُس مہربانی میں رکھا

اٹھایا نہ سر روضۂ مصطفےٰ ﷺ پر
تکبّر کو یوں بدگمانی میں رکھا

ملی رب کی رُویت شہِ دوسرا ﷺ کو
اے موسیٰؑ! تجھے "لَنْ تَرَانِیْ" میں رکھا

غزل کا ہوں شاعر مگر ہمنشینو
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

درودوں، سلاموں نے تسکین بخشی
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

دھنک سی نکل آئی دل کے اُفُق پر
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

جِلا دی مری فکر و فن کو، نظر کو
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

مِری رُوح میں اِس نے بھر دی لطافت
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

نظافت کا دل میں کھُلا اک دریچہ
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

اِسی نے عطا کی مجھے کامرانی
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

میں خود اِس پہ سو جان سے ہوں تصدّق
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

بنایا مسلماں، کہا کوثری نے
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
قیامت کے دن بھی مرے کام آئی
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
خبر دی عُلوئے کمالِ سخن کی
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
مکرّر کہوں گا، مکرّر سنو گے
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
مجھے مل گیا شادمانی کا مطلب
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
میں وہ موجِ مضطر ہوں، فطرت نے جس کو
یمِ نعت کی بیکرانی میں رکھا
لیا جب حزیںؔ نامِ احمد ﷺ تو اس کو
درودوں کے دُرجِ معانی میں رکھا

حزیںؔ کاشمیری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طرب آشنا غمستانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
سخن کی قلمرو مرے ہاتھ میں ہے
مجھے نعت نے حکمرانی میں رکھا
مری جستجو میں مضامینِ نو ہیں
مجھے نعت نے تازہ دانی میں رکھا
لبوں پر چٹکتے ہیں رحمت کے غنچے
مجھے نعت نے گُلفشانی میں رکھا
ازل سے ابد تک سفر یک نفس ہے
مجھے نعت نے بیکرانی میں رکھا
فتوحات کے در کھُلے جا رہے ہیں
مجھے نعت نے کامرانی میں رکھا
مرے ہر عمل میں اثر فکر کا ہے
مجھے نعت نے نوجوانی میں رکھا

گھر بار آنکھیں ہوئی جا رہی ہیں
مجھے نعت نے بہتے پانی میں رکھا

کرم کا چمن ہے، عطا کی فضا ہے
مجھے نعت نے رُت سہانی میں رکھا

بہر سمت حق کی صدا گونجتی ہے
مجھے نعت نے حق رسانی میں رکھا

کوئی خوفِ فردا، نہ دیروز کا غم
مجھے نعت نے خوش امانی میں رکھا

مَیں مدّاح اُن ﷺ کا، وہ ممدوح میرے
مجھے نعت نے مدح خوانی میں رکھا

مری آبرو بس اسی سے ہے رزمیؔ
مجھے نعت نے قدر دانی میں رکھا

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترا اسم سانس آنی جانی میں رکھا
غمِ دو جہاں کو گرانی میں رکھا

رواں ہو نہ پایا مَیں سُوئے مدینہ
مگر آنسوؤں کو روانی میں رکھا

نہ لکھ پایا تھا جب تلک نعت ان کی
مجھے بخت نے بے زبانی میں رکھا

کرم ہے خدا کا، عطا مصطفیٰ ﷺ کی
مجھے محو جو مدح خوانی میں رکھا

کرو مجھ سے ہر دم مدینے کی باتیں
بڑا لطف ہے اس کہانی میں رکھا

دمِ نعت خامے کو اور مجھ کو دل نے
عجب ساعتِ امتحانی میں رکھا

زمانے کے رنج و الم جانتے ہیں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

فقط ہجرِ شہرِ مدینہ ہے، جس نے
تڑپنا مری زندگانی میں رکھا
بڑھاپے میں بھی میرے رکھنا خدایا!
جو عشقِ محمد ﷺ جوانی میں رکھا
زمیں والوں پر کر کے رحمت انھوں نے
قدم قریۂ آسمانی میں رکھا
علی یاسرؔ اُن کے کرم کے سہارے
جلایا چراغ اور پانی میں رکھا

علی یاسرؔ (راولپنڈی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتاؤں، ہے کیا نعت خوانی میں رکھا
ہے اس نے مجھے شادمانی میں رکھا
بہ جز الفتِ رحمتِ ہر زمانہ ﷺ
نہیں کچھ بھی دنیائے فانی میں رکھا
اگر زیرِ دامانِ رحمت رہوں، تو
ہے کیا آفتِ ناگہانی میں رکھا
عنایت ہے یہ مجھ پہ خیرالوریٰ ﷺ کی
مجھے آج تک مہربانی میں رکھا
مجھے غم نے ڈھایا تو نعتِ نبی ﷺ نے
ہزیمت میں بھی کامرانی میں رکھا
دلِ مضطرب جس سے تسکین پائے
ہے ایسا سکوں نعت خوانی میں رکھا
سنوں اور کروں کیوں نہ مدحت سرائی
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

میں ہوں منسلک نعت گوئی سے جب سے
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

جواں اس سے پہلے ہی تھی نعت گوئی
قدم میں نے جس دم جوانی میں رکھا

ذکی! رنج و غم میں بھی نعتِ نبی ﷺ نے
سدا حالتِ شادمانی میں رکھا

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یہ بھی ذکی! نعت خوانی میں رکھا
خدا نے جو ہے مہربانی میں رکھا

خدا نے سدا بہرِ مدحت نگاری
مرے فکر و فن کو روانی میں رکھا

مجھے گرمیٔ غم میں بھی مصطفیٰ ﷺ نے
سدا سایۂ مہربانی میں رکھا

خدا اور نبی ﷺ کا یہ مجھ پر کرم ہے
مجھے حلقۂ نعت خوانی میں رکھا

دھلیں پی کے آلائشیں جسم و جاں کی
اثر رب نے طیبہ کے پانی میں رکھا

حبیبِ خدا ﷺ کا جو ہوں نعت گستر
خدا نے ہے یوں شادمانی میں رکھا

مجھے داستانیں نبی ﷺ کی سناؤ
ہے قلبی سکوں ہر کہانی میں رکھا

مرا فن ہے یوں وقفِ مدحت نگاری
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

ذکی! اِس لیے نعت میں منہمک ہوں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

ذکی جب سے کہتا ہوں نعتِ نبی ﷺ ہیں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد ﷺ کو رحمت رسانی میں رکھا
یہ حق ہے، اُنھیں حق بیانی میں رکھا

نبی ﷺ نے حقیقت کے سورج اُجالے
چھُپا کر نہ کچھ بھی معانی میں رکھا

شہِ شش جہت نے جو کھولا دریچہ
تو کونین کو حکمرانی میں رکھا

وہ نورِ مقدّس، وہ روحِ منوّر
بہر طور انھیں ضوفشانی میں رکھا

جسے بخشی تھی نبی ﷺ کی محبّت
وہ دل حق نے کوثر کے پانی میں رکھا

طلب جس نے کی آنسوؤں کی زباں سے
اُسے طلعتِ آسمانی میں رکھا

لہو جس نے بویا ہے باغِ نبی ﷺ میں
اُسے خلد کی باغبانی میں رکھا

بیادِ نبی ﷺ بہ چلے تھے جو آنسو
انھیں جلوۂ کہکشانی میں رکھا
میں شہنائی حق کی بجاتا رہا ہوں
نبی ﷺ نے مجھے شادمانی میں رکھا!
حمیدؔ آ گئی نعت ہونٹوں پہ جس دم
تخیّل کا دریا روانی میں رکھا

پیرزادہ حمیدؔ صابری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مگن ذکر شاہِ زمانی ﷺ میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
بصارت نے پائی بصیرت کی منزل
وہ گنبد جو آنکھوں کے پانی میں رکھا
ثنائے نبی ﷺ میں ادب گستروں نے
زباں کو سدا بے زبانی میں رکھا
فقط سادگی باریابِ نبی ﷺ ہے
نہیں کچھ بھی رنگیں بیانی میں رکھا
ولائے حبیبِ خدا ﷺ کے علاوہ
بھلا کیا ہے دنیائے فانی میں رکھا
فراقِ مدینہ نے ہر ایک رُت میں
مرے آنسوؤں کو روانی میں رکھا
گنہگار اُمّت کو آقا ﷺ نے ہر دم
دعاؤں بھری پاسبانی میں رکھا

خدا نے نبی ﷺ کی ثنا کی بدولت
مجھے سُرخرُو زندگانی میں رکھا

کرو شُکر فیضاںؔ! آقا ﷺ نے تم کو
حصارِ غمِ جاودانی میں رکھا

پروفیسر فیض رسول فیضاںؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجلّی کو حُسنِ جہانی میں رکّھا
نبی ﷺ کو مگر لامکانی میں رکھا

تخیّل میں رکّھا ہے نورِ نبی ﷺ کو
تخیّل کو حرف و معانی میں رکھا

چلا کر مصائب کی پگڈنڈیوں سے
نبی ﷺ کو رہِ امتحانی میں رکھا

ملا مجھ کو رَف رَف پہ نوری مسافر
قدم جب حدِ آسمانی میں رکھا

سفیرِ حقیقت نے تنویرِ حق سے
اندھیروں کو بھی ضو فشانی میں رکھا

یمِ زندگی میں جو طوفان آئے
سفینے کو میرے روانی میں رکھا

وہ مالک ہے دارین کی نعمتوں کا
خدا نے جسے میہمانی میں رکھا

جو دیکھی مری فردِ عصیاں نبی ﷺ نے
بہت مہر کی، مہربانی میں رکھا

محمد ﷺ ہیں وہ نورِ ایماں کا دریا
خدا نے جسے ضو رسانی میں رکھا

کرم ہے یہ مجھ پر ثنائے نبی ﷺ کا
ہمیشہ مجھے خوش بیانی میں رکھا

وہ شاہِ بقا ہیں مگر کبریا نے
بشیر اُن کو ملبوسِ فانی میں رکھا

بشیر رحمانی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بڑھاپے میں رکھا، جوانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

بفیضِ ثنائے پیمبر ﷺ خدا نے
ہمیشہ مجھے کامرانی میں رکھا

وہی شعر ہے جس میں ہو ذکرِ احمد ﷺ ،
وگرنہ ہے کیا شعر خوانی میں رکھا؟

نہ ہو گی مدینے کی رُوداد جس میں
بھلا ہو گا کیا اُس کہانی میں رکھا

میں قرباں، مرے واسطے اُن ﷺ کے غم نے
مزا، آنسوؤں کی روانی میں رکھا

رکھا اپنا مدّاح آقا ﷺ نے نازش
مجھے جب تلک دارِ فانی میں رکھا

محمد حنیف نازش قادری (کامونکے)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کو جو اس دارِ فانی میں رکھا
تو ظلِ نبی ﷺ لامکانی میں رکھا

وہ کیا جانے عشقِ نبی ﷺ کے مدارج
خرد نے جسے بدگمانی میں رکھا

تجسّس نے سرکارِ ہر دو جہاں ﷺ کے
مجھے وسعتِ آسمانی میں رکھا

مرے لب فرشتوں کی نظروں نے چومے
جو نطقِ زباں نعت خوانی میں رکھا

بڑھے میری جانب جو آلامِ دنیا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

اِن آنکھوں کی تسنیم و کوثر کو ہر دم
غمِ مصطفیٰ ﷺ نے روانی میں رکھا

میں توحید کے پھول بوتا رہا ہوں
نبی ﷺ نے مجھے گل فشانی میں رکھا

درودوں کی بارش ہوئی مصطفیٰ ﷺ پر
قدم جب رہِ لامکانی میں رکھا

یہ احسان ہے مجھ پہ مدحِ نبی ﷺ کا
مجھے جنّتِ ارمغانی میں رکھا

اکرم سحر فارانی (کامونکے)

ﷺ

بظاہر انھیں خاک دانی میں رکھا
نبی ﷺ کو مگر ضوفشانی میں رکھا

کیا کُن سے خالق نے جو کچھ بھی پیدا
محمد ﷺ کو ساری کہانی میں رکھا

جسے بے نشاں فلسفی کہہ رہے ہیں
محمد ﷺ کو اُس نے نشانی میں رکھا

نہ دیکھے گا جلوے حبیبِ خدا ﷺ کے
نظر کو اگر بدگمانی میں رکھا

لہو جس نے بویا رہِ مصطفیٰ ﷺ میں
اُسے رنگ و نورِ زمانی میں رکھا

نبی ﷺ وجہِ کُن ہیں، نبی جلوۂ کُن
نبی ﷺ کو خدا نے نشانی میں رکھا

کرم ہو گیا جس پہ میرِ زماں کا
اُسی کارواں کو روانی میں رکھا

خدا نے بھی کی مہربانی اُسی پر
نبی ﷺ نے جسے مہربانی میں رکھا

حوادث نے دنیا کے جب یورشیں کیں
نبی ﷺ نے مجھے پاسبانی میں رکھا

ستارے تراشے ہیں نعتوں کے جب تک
خدا نے مجھے لامکانی میں رکھا

میں وہ بلبلِ گلستانِ نبی ﷺ ہوں
خدا نے جسے نعت خوانی میں رکھا

درودوں کے غنچے کھلائے ہیں میں نے
مجھے حق نے عنبر فشانی میں رکھا

یہ مدحِ پیمبر ﷺ کا ثمرہ ہے منشاؔ
خدا نے تجھے کامرانی میں رکھا

محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہاں وہ مئے ارغوانی میں رکّھا
مزا جو ہے کوثر کے پانی میں رکھا

مدینے پہنچ کر لگا ہم کو ایسے
قدم رفعتِ آسمانی میں رکھا

قلم، لوح، ارض و سما، عرش و کرسی
ہے نورِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نشانی میں رکھا

ثنائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بس میں نہیں تھی
خدا نے قلم کو روانی میں رکھا

خدا نے بہ فیضِ ثنائے شہِ دیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مجھے حلقۂ مہربانی میں رکھا

ولائے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات مانگو
وگرنہ ہے کیا زندگانی میں رکھا

یہ اعجازِ یادِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ حق نے
سدا لطف کی پاسبانی میں رکھا

ملی اُن پہ مٹ کر حیاتِ دوامی
بقا کو نہاں عمرِ فانی میں رکھا

عطا حمد نے کی اُجالوں کی خوشبو
مجھے نعت نے ضوفشانی میں رکھا

بچا کر غمِ بزمِ ہستی سے نازشؔ
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنایت رکھی، خوش • گمانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

بنا خود خدا . میزبانِ محمد ﷺ
نہ شامل کوئی میزبانی میں رکھا

ہے عشقِ نبی ﷺ زندگانی کا مقصد
وگرنہ تھا کیا زندگانی میں رکھا

خدا نے نبی ﷺ سے کہا "اُدْنُ مِنِّیْ"
تھا موسیٰؑ کو بس "لَنْ تَرَانِیْ" میں رکھا

خدا نے کیا جب بیاں کوئی قصہ
تو ذکرِ نبی ﷺ ہر کہانی میں رکھا

عطا کر کے تاجِ نُبُوت خدا نے
ہر اک آپ کی راجدھانی میں رکھا

بلندی پہ پہنچا ہے اس کا ستارہ
جسے آپ ﷺ نے نعت خوانی میں رکھا

جو سر اُن کی چوکھٹ پر خم ہو گیا ہے
خدا نے اسے کامرانی میں رکھا

تلاوت بھی پرتو ہے نعتِ نبی ﷺ کا
یہی ذکر قرآن خوانی میں رکھا

یہ نعتِ نبی ﷺ کا ہے اعجاز کیفیؔ
طبیعت کو رب نے روانی میں رکھا

روشن دین کیفیؔ (سمندری)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے رب نے یوں مہربانی میں رکھا
کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح خوانی میں رکھا

مری زندگی ہے مسرت کی حامل
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

وہ بے سایہ پیکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جس نے
مجھے سایۂ جاودانی میں رکھا

حکومت جو دی رب نے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
مجھے بھی اسی حکمرانی میں رکھا

قلم جب اٹھایا کہ میں نعت لکھوں
تخیل کو رب نے روانی میں رکھا

خزاؤں کا موسم تو کاظم ہے لیکن
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے گلفشانی میں رکھا

ڈاکٹر کاظم علی کاظم (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم کر دیا، مہربانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

خدا نے بنائے جہاں جن کی خاطر
اُنہی کی مجھے مدح خوانی میں رکھا

جو پھوٹا تھا عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چشمہ
اسے کبریا نے روانی میں رکھا

صحابہؓ پہ روشن ہُوا حق کا سورج
اُسے حق نے ہر دم جوانی میں رکھا

جہاں میں جو گاتے رہے گُن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جہاں نے انھیں قدر دانی میں رکھا

ہوئے تھے جو مدحِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسیا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انھیں میزبانی میں رکھا

لبوں پر ترے نعت جاری ہے ساقی
تجھے حق نے یوں کامرانی میں رکھا

غلام رسول ساقی (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے مدح کی راجدھانی میں رکھا
مرے رب نے یوں قدردانی میں رکھا
میں کیسے کروں عیش و مستی کی خواہش
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
وہ کیا شے تھی جس نے حقیقت کے بدلے
ابوجہل کو بدگمانی میں رکھا
مجھے نعت کہنے کا دے کر سلیقہ
قلم کو مرے گُل فشانی میں رکھا
مجھے یاد آیا وہ بیعت کا موسم
جُونہی میں نے ہاتھ اپنا پانی میں رکھا
رکیا تھا رضاؔ جس میں ذکرِ محمد ﷺ
اُسی لمحے کو زندگانی میں رکھا

رضا عباس رضاؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسے عرصۂ جاودانی میں رکھا
وہی نور دنیائے فانی میں رکھا
وسیلہ میسّر نہ اُنؐ کا اگر ہو
تو پھر کیا بھلا زندگانی میں رکھا
یہ فیضانِ نعتِ رسولِ خدا ﷺ ہے
کہ رب نے ہمیں مہربانی میں رکھا
کُھلا ہر نفس رحمتوں کا دریچہ
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
حقیقت میں جو ہیں غلامِ محمد ﷺ
خدا نے انھیں کامرانی میں رکھا
عجب کیف طاہرؔ مرے کبریا نے
مدینے کی صبحِ سہانی میں رکھا

طاہر سلطانی (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فلک نے زمینوں کو پانی میں رکھا
بشر نے یہ دریا روانی میں رکھا

عنایت ہے میرے نبی ﷺ کی یہ مجھ پر
ہمیشہ مجھے کامرانی میں رکھا

ہوئی حُبِ خیرُ البشر ﷺ کی وہ برکھا
مجھے اشکِ پیہم نے پانی میں رکھا

بڑے شوق سے سن رہے تھے فرشتے
رسالت کا قصہ کہانی میں رکھا

میں کرتا ہوں وردِ درودِ حنفی
یہ معمول بھی زندگانی میں رکھا

مسلماں نے سینوں میں محفوظ قرآں
مرے مصطفیٰ ﷺ کی نشانی میں رکھا

پڑھو تو! حدیثوں میں وہ ذائقہ ہے
کہ جو لطف سچی کہانی میں رکھا

میں بھولا زمانے کے غم سارے کاملؔ
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

عزیز کاملؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وظیفہ مرا خوش گمانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

ہمیشہ سے ہی میری فکر و نظر نے
مجھے آپ ﷺ کی ترجمانی میں رکھا

کنارے لگی کشتیٔ زندگانی
جو نامِ نبی ﷺ بادبانی میں رکھا

حقیقت بنا آخرش وہ فسانہ
بیاں آپ کا جب کہانی میں رکھا

کروں تاکہ سیراب باغِ نبی ﷺ کو
مجھے بخت نے باغبانی میں رکھا

فضیلت عطا کرکے دونوں جہاں کی
زمیں آسماں حکمرانی میں رکھا

سوا آپ کے کس کو حاصل ہے رتبہ
خدا نے جسے میہمانی میں رکھا

لکھوں کیوں نہ مدحت میں صدیق ان کی
قلم کو مرے جو روانی میں رکھا

صدیق فتحپوری (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے سدا مہربانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

وہیں پر ہُوا رُخ مدینے کی جانب
جہاں ہم نے کشتی کو پانی میں رکھا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصوّر میں آئے ہوئے ہیں
غمِ ہجر کو مہربانی میں رکھا

چلا ہوں مَیں پھر سے مدینے کی جانب
خدا نے مجھے کامرانی میں رکھا

بڑے مہرباں ہیں، کہ خود میزباں ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں میہمانی میں رکھا

کسی غم کا غم بھی قریب آ نہ پایا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

قلم کی زباں پر چٹکتے ہیں غنچے
سخن کو ثنا کی روانی میں رکھا

عطا پر عطا، یہ کرم سا کرم ہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نعت خوانی میں رکھا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلووں کی برکت ہے انجمؔ
ہمیں ہر گھڑی ضو فشانی میں رکھا

ڈاکٹر عطاء الحق فاروقی انجمؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے فکر کو یوں روانی میں رکھا
محمد ﷺ کی توصیف خوانی میں رکھا

جونہی میں غموں سے پریشاں ہوا ہوں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

یہ انعامِ مدحت دیا مصطفیٰ ﷺ نے
مجھے سایۂ مہربانی میں رکھا

اگر دل میں حُبِ محمد ﷺ نہیں ہے
تو کیا خاک ہے زندگانی میں رکھا

مدینے کی جانب یہ بہنے لگا ہے
عریضے کو جب ہم نے پانی میں رکھا

اگر ذکر اُن ﷺ کا لبوں پر نہیں ہے
تو پھر کیا ہے اِس دارِ فانی میں رکھا

محمد ﷺ کی مدحت کا اعجاز ہے یہ
خدا نے مجھے قدر دانی میں رکھا

مرے اشک ہی رودادِ دل کہہ رہے ہیں
زباں کو تو بس بے زبانی میں رکھا

خدیجہؓ نے وارا ہے تن من نبی ﷺ پر
قدم آپ ﷺ نے جب جوانی میں رکھا

بہر لحظہ ذکرِ محمد ﷺ ہے زخمیؔ
بہت لطف ہے نعت خوانی میں رکھا

ایوب زخمیؔ (لاہور)

نبی ﷺ کو سرِ عرشِ اعظم بلا کر
خدا نے انھیں ﷺ میہمانی میں رکھا

خدا نے ازل سے شفاعت نگر تک
نشاں اُنؐ کا ہر اک نشانی میں رکھا

میں تقلیدِ ربِ جہاں کر رہا ہوں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

ڈاکٹر کامرانؔ حسین بھٹہ ایڈووکیٹ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مگن شوق نے نعت خوانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت عطا کر کے رب نے
مجھے شاد یوں زندگانی میں رکھا

انھیں نور سے اپنے تخلیق کر کے
سرِ عرش پھر لامکانی میں رکھا

خود اظہار مقصود تھا اُس کو اپنا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی نشانی میں رکھا

خدا یہ نہیں تو، جُدا بھی نہیں ہیں
شریک اس لیے حکمرانی میں رکھا

بلانا تھا رب نے جو عرشِ بریں پر
انھیں خانۂ اُمِّ ہانیؓ میں رکھا

حقیقت یہ ہے، آپ مختارِ کُل ہیں
جسے چاہا، جس راج دھانی میں رکھا

ملا ہے یہ اعزاز نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش بیانی میں رکھا

شہیدانِ ناموسِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رب نے
حیات ایسی دی، جاودانی میں رکھا

گدائے درِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں میں عابدؔ
خدا نے مجھے کامرانی میں رکھا

عابدؔ اجمیری (لاہور)

خوشا راس آئی مجھے اُنؐ کی مدحت
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

پروفیسر محمد یونس قریشی نُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگانی میں رکھّا
تو سب خَلق کو شادمانی میں رکھا
چلا جو رہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، خدا نے
اسے راحتِ بے کرانی میں رکھا
جمالِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے پَرتَو، کہ اس نے
مہ و مہر کو ضوفشانی میں رکھا
کریں ٹوٹ کر کیوں نہ اُن سے محبّت
خدا نے جنھیں دل ستانی میں رکھا
یہ فیضانِ نعتِ شہِ دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
کہ اس نے مجھے خوش بیانی میں رکھا
ظہورِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصدُّق میں رب نے
ہمیں فرحتِ جاودانی میں رکھا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت نے انساں کو ہرگز
نہ غم میں، نہ دردِ نہانی میں رکھّا

مطیعِ شہِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن گئے جو
خدا نے انھیں پاسبانی میں رکھا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں سلطانِ عالم سو میں نے
انھیں جسم کی راجدھانی میں رکھا
شب و روز لکھوں نہ کیوں نعت حافظؔ
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھّا"

حافظؔ محمد صادق (لاہور)

....

غموں سے ندیمؔ آ گیا ہوں میں بچ کر
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھّا"

غضنفر علی ندیمؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدم جونہی میں نے جوانی میں رکھا
تو خود کو لگا نعت خوانی میں رکھا

کروں گا رقم نعت جب تک خدا نے
مجھے محفل کُن فکانی میں رکھا

گرے سرنگوں ہو کے بت خاک پر جب
قدم آپ ﷺ نے زندگانی میں رکھا

ثنا ان ﷺ کی لکھتا ہوں ہر دم کہ رب نے
قلم کو ہے میرے روانی میں رکھا

خدا نے نبی ﷺ کو بنا کر پیمبر
ہمیں دائمی مہربانی میں رکھا

یہ فیضان ہے پیرویٔ نبی ﷺ کا
کہ اس نے سدا کامرانی میں رکھا

فدا اس پہ کیوں ہوں نہ روح و دل و جاں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

خدا کا کرم ہے کہ حافظ کو اس نے
گروہِ رسولِ جہانی ﷺ میں رکھا

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ آپ کی مدح خوانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

اثر ہے یہ تریاقِ نعتِ نبی ﷺ کا
مرے جذبِ دل کو جوانی میں رکھا

قدم تو رہے میرے آقا ﷺ کے در پر
تخیل حدِ آسمانی میں رکھا

کریمانہ فطرت نے مولائے کُل ﷺ کی
رواجِ کرم حکمرانی میں رکھا

حضور ﷺ آپ نے "قُل ھُوَ اللہ" کہا جب
صداقت کو حرف و معانی میں رکھا

بقدرِ تمنائے دیدارِ آقا ﷺ
جمالِ نبی ﷺ ارمغانی میں رکھا

شہنشاہیت دے کے شہرِ بقا کی
نبی ﷺ کو بھی تجسیمِ فانی میں رکھا

یہ فیضِ رسولِ مکرّم ﷺ ہے کیفی
تجھے کیفِ مدحت بیانی میں رکھا

اقبال کیفی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے سر بہ سر شادمانی میں رکھا
عجب نشۂ کامرانی میں رکھا

شفیعُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرِ بزمِ محشر
مجھے سایۂ مہربانی میں رکھا

مری گھُٹّی میں ڈال کر اپنی الفت
اسیرِ محبّت جوانی میں رکھا

پیمبرؐ نے بخشش کی خیرات دے کر
بھرم میرا دنیائے فانی میں رکھا

یہ ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہے، یہ ہے فیض انؐ کا
مجھے منہمک مدح خوانی میں رکھا

لکھا انؐ کے مدحت طرازوں نے جو کچھ
اسے سر بہ سر خوش بیانی میں رکھا

محبّت ہے سیرت کی ہر داستاں میں
یہی تذکرہ ہر کہانی میں رکھا

بھریں جو بھی آہیں فراقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
انھیں آنسوؤں کی روانی میں رکھا

بنا کر انھیں ترجماں حالِ دل کا
مرے اشکوں کو بے زبانی میں رکھا

مقدّر کا کیونکر نہ ہو وہ سکندر
جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میہمانی میں رکھا

کرم پروری کے عجب سلسلے ہیں
"مجھے نعت نے مہربانی میں رکھا"

عنائتِ شہِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے نیّر
مجھے راحتِ جاودانی میں رکھا

ضیا نیّر (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مری پیاسی آنکھوں کو پانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

کیا بے نشان آپ ﷺ کے دشمنوں کو
خدا نے انھیں ہر نشانی میں رکھا

خدا بھی، فرشتے بھی مدحت سرا ہیں
مجھے بھی اِسی مدح خوانی میں رکھا

نوازا گیا ہوں میں ذکرِ نبی ﷺ سے
جہاں میں مجھے کامرانی میں رکھا

نبی ﷺ قابَ قوسَین پر ہم سخن تھے
تو موسیٰؑ کو بس "لَنْ تَرانِیْ" میں رکھا

نبی ﷺ نے کیا عدل کا بول بالا
مساوات کو حکمرانی میں رکھا

نبی ﷺ نے سلیقہ دیا گفتگو کا
کہ اصحابؓ کو خوش بیانی میں لکھا

خدا نے محمد ﷺ کا شیدا بنا کر
حرم کی مجھے پاسبانی میں رکھا

شبِ غم میں ذکرِ نبی ﷺ سے سحر ہے
مجھے نعت نے ضوفشانی میں رکھا

خدا اُن کا پیہم نگہباں رہا ہے
انھیں پاک دامن جوانی میں رکھا

نبی ﷺ کا ثنا خواں ہُوا اعظمی تو
خدا نے تجھے قدر دانی میں رکھا

طفیل اعظمی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہاں وہ کسی بھی کہانی میں رکھا
کہ جو لطف ہے نعت خوانی میں رکھا
محمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وظیفہ یہی زندگانی میں رکھا
حوادث بڑے پیش آئے اگرچہ
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
تری زلفِ وَالّیل، کا ہے یہ احساں
ہمیں سایۂ مہربانی میں رکھا
ملائک میں روح الامیںؑ ہے جو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اسے تیری نامہ رسانی میں رکھا
میں قربان آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذوقِ نظر کے
کہ حق نے نہیں "لَنْ تَرَانِیْ" میں رکھا
بڑا لطف آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے مجھ پہ شاکرؔ
مجھے حلقۂ نعت خوانی میں رکھا

محمد اشرف شاکرؔ (سمندری)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں کچھ ہے دنیائے فانی میں رکھّا
ہے سب کچھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہانی میں رکھا
غمِ دو جہاں کو مَیں بھُولا ہوں یکسر
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
بڑا رب نے انعام اُس کو دیا ہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسے مدح خوانی میں رکھا
وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پتھر کے بدلے لُٹاتے کرم ہیں
جوابِ ستم گُل فشانی میں رکھا
جو آنکھیں ہوئیں نم، ملی اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت
اثر رب نے دو بوند پانی میں رکھا
ثنا گوئی سے تو نے پائی ہے شہرت
نہیں کچھ تری خوش بیانی میں رکھا
چمن پھولؔ! رب نے دیا نعت کا ہے
تجھے لفظ کی باغبانی میں رکھا

تنویر پھولؔ (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم نے قلم کو روانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

اُٹھی چشمِ رحمت، اُمڈ آئے بادل
مدینے کے منظر نے پانی میں رکھا

مری زندگی پر نبیؐ کا کرم ہے
مجھے ہر گھڑی مہربانی میں رکھا

فنا ہیں جو راہِ محمد ﷺ میں ہر دم
اُنہیں جادۂ زندگانی میں رکھا

مدینے کی جانب سفر روح کا ہے
بظاہر اسے جسمِ فانی میں رکھا

کلیمؔ اُن کی شانِ کریمی تو دیکھو
مجھے آپ نے نعت خوانی میں رکھا

خواجہ محمد سلطان کلیمؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زبان کو مری، خوش کلامی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

نہ ایام گردش کے یاد آئے مجھ کو
"محمد ﷺ" کو رطب اللسانی میں رکھا

بنایا ہے میں نے مدینے کو منزل
یہ منظر ہے آنکھوں کے پانی میں رکھا

پیوں گا میں ساقی سے اِک جامِ کوثر
جو ہے ساغرِ ارغوانی میں رکھا

کروں گا زیارت میں اُن ﷺ کے نگر کی
جو بخشش کی مَیں نے نشانی میں رکھا

نبی ﷺ کا کرم ہے زُہیرؔ کنجاہی
جو تو نے قدم نعت خوانی میں رکھا

پروفیسر زُہیرؔ کنجاہی (راولپنڈی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"
بہ فیضِ نبی ﷺ گلفشانی میں رکھا

ترا عشق مقصود ہے زندگی میں
وگرنہ ہے کیا زندگانی میں رکھا

دو عالم میں محمودؐ رب نے بنایا
جسے خدمتِ مدح خوانی میں رکھا

محبت نے آلِ نبی ﷺ کی ہمیشہ
مجھے مبتلا سوز خوانی میں رکھا

منور ہے سینہ، ہیں سانسیں معطر
ترا ذکر اتنی روانی میں رکھا

جمالِ خدا دیکھنا ہے تو دیکھو
یہ ہے آپ ﷺ کی ہر نشانی میں رکھا

دمِ نزع کلمہ زباں پر ہے جاری
یہ انجام اچھا کہانی میں رکھا

سید محمد اسلام شاہ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدم میرے آقا ﷺ نے اِس زندگی میں
دو شنبہ کی ساعت سہانی میں رکھا

زباں پر ثنائے محمد ﷺ کو میں نے
ہر اک آفتِ ناگہانی میں رکھا

کرم ہے ترا یادِ شاہِ دو عالم ﷺ
مری چشمِ تر کو روانی میں رکھا

مقابل عدو کے وہ مکڑی کا جالا!
خدا نے انھیں نگہبانی میں رکھا

نوازا مجھے نسبتِ ہاشمی سے
الٰہی! بڑی مہربانی میں رکھا

اگرچہ ستم کیش ہستی تھی لیکن
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

بھرم حشر میں بھی وہ رکھے گا جس نے
کرم ہی کرم زندگانی میں رکھا

یہ ہے رب کا احسان عمرآن مجھ پر
مگن جو مجھے نعت خوانی میں رکھا

محمد عمرآن ہاشمی (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے سکوں نعت خوانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

کرم ہے لکھی نعت، میرے قلم کو
خیالِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روانی میں رکھا

رہے پارسا، عمر بھر مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
وتیرہ یہ اپنی جوانی میں رکھا

جو دانشوری میں ہے اِک راز پنہاں
احادیث کی ترجمانی میں رکھا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنے نور سے تو خدا نے
یہ اعجاز پھر زندگانی میں رکھا

اعجاز فیروز اعجازؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنائے خدا نے روانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

میں جب بھی گیا سوئے ارضِ مدینہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے میہمانی میں رکھا

یہ اسمِ شہِ دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جس نے
ہمیشہ مجھے کامرانی میں رکھا

درودوں کی ڈالی کا سایہ تھا مجھ پر
مجھے اس لیے نگہبانی میں رکھا

مِری نعت کے شعر پھولوں کی لڑیاں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے گلفشانی میں رکھا

دکھاتا ہے رب اِس میں تصویرِ طیبہ
کرشمہ یہ آنکھوں کے پانی میں رکھا

میں حسرتؔ کروں مدحتِ شاہِ بطحا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تر زبانی میں رکھا

محمد یونس حسرتؔ امرتسری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب اک مزا زندگانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

بچایا ہے طوفاں سے ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سفینہ جُونہی ہم نے پانی میں رکھا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت نے، کیسے بتاؤں
کہ کیسا مزا ہے جوانی میں رکھا

عقیدت اگر دل میں ہو، نعت بھی ہو
اسی نے ہمیں مہربانی میں رکھا

نبی جی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت کا کیسا کرم ہے
خدا نے ہمیں کامرانی میں رکھا

بہاریں بھی میرے قدم چومتی ہیں
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

یہ کیسا کرم کر دیا ہم پہ فائزؔ
خدا نے ہمیں نعت خوانی میں رکھا

منصور فائزؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب لُطف ہے نعت خوانی میں رکھا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

جوانی نے پاکیزہ پوشاک پہنی
قدم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جوانی میں رکھا

وظیفہ درودوں کا کرتا ہوں ہر دم
اِسی نے مجھے خوش بیانی میں رکھا

اِشارے سے دو نیم مہتاب بھی ہے
رسالت کو روشن نشانی میں رکھا

ہوئی نعت گوئی سے رحمت سلامتؔ
نہ گاہے مجھے سرگرانی میں رکھا

سلامتؔ علی مغل (برکی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سبھی مومنوں نے گرانی میں رکھا
تری یاد نے زندگانی میں رکھا

فضائل عطا کر کے اعلیٰ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
خدا نے انھیں ترجمانی میں رکھا

میں گزرا ہوں کارِ جہاں کی تپش سے
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

ثنا خوانِ مولا ہے مخلوق ساری
جسے لفظِ "کُن" کی کہانی میں رکھا

گجردم لیا جن کا اسمِ گرامی
درود ان پہ شامِ سہانی میں رکھا

حوالے سے ان کے اَمَر ہیں رضاؒ خاںؒ
اگرچہ انھیں دارِ فانی میں رکھا

میں شکرِ خدائے جہاں کر رہا ہوں
کہ جس نے حدِ نعت خوانی میں رکھا

بابو رمضان شاہدؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں قدردانی میں رکھا
خدا نے حدِ لامکانی میں رکھا

قدم جس جگہ آ گئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اُسے رب نے اپنی نشانی میں رکھا

رہو چُپ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر کہ اُس جا
خدا نے مزا بے زبانی میں رکھا

"حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ" ہُوئے ہیں کچھ ایسے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں مہربانی میں رکھا

جو آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت تھی، اُس نے
ہمیں کشتیٔ بادبانی میں رکھا

یہ ربِّ جہاں کا کرم ہے کہ اُس نے
مجھے نعت کی خوش بیانی میں رکھا

جو محمودؔ مدحِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کرتے
تو کیا تھا ہماری کہانی میں رکھا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

سکوں یوں مری زندگانی میں رکھا

جو تھا نور پائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں، خدا نے

وہی ماہ کی ضو فشانی میں رکھا

بقا اُس کی ہے، اُس نے دی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

ہمیں رب نے دُنیائے فانی میں رکھا

وہ اُمّت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ تھی جس کو رب نے

کسی آفتِ ناگہانی میں رکھا

مُحبّت رکھی اُمِّ ایمنؓ میں رب نے

یہی سلسلہ اُمِّ ہانیؓ میں رکھا

وقار آلِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رب نے بخشا

تو اصحابؓ کو قدر دانی میں رکھا

سُنا جب بھی محمودؔ ذکرِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو فی الفور مژگاں کو پانی میں رکھا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(گرہ بند نعت)

جو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح خوانی میں رکھا

"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

عَلَی الرَّغمِ بے مہریٔ چرخِ گرداں

"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

مرُورِ زماں کی ستم گاریوں میں

"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

غزل گوؤں کو ہجر نے مار ڈالا

"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

میں رقصِ مسرّت کیے جا رہا ہوں

"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

مگن یوں میں تخلیق و تحقیق میں ہوں

"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

گزر غم کا محمودؔ کیا میرے دل میں

"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوا نعت گو جب سے خیرُالوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
"مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا"

انھیں چاہو تم اپنی ہر شے سے بڑھ کر
یہ قرآن میں ہے کئی بار آیا

وراء الورا انبیاؑ کے ہیں رتبے
کسی نے مگر اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سا رتبہ نہ پایا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے، نہ پیار اس سے کرنا
یہ دنیا ہے جیفہ، سراب اور دھوکا

پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس جس نے تکلیف دی ہے
ہُوا کوئی ابتر، ہُوا کوئی رُسوا

درود ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ پڑھنا ہے سُنّت خدا کی
وظیفہ ہے یہ سب وظائف سے اچھا

وہی شخص کہلایا صدّیقِ اکبرؓ
جو تصدیقِ معراج میں بھی تھا پہلا

میں مدحت سرا شافعِ حشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں
مجھے نارِ دوزخ کا کیوں ہو گا دھڑکا

سنا دوں گا میں نعت کے چند اشعار
جو رضواں نے جنت میں جانے سے روکا

ذکیؔ! جس نے اپنائی سُنّت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
وہی شخص دنیا میں ہے ہم میں اچھا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ عرش بجتا رہا اُن کا ڈنکا
اُڑا لامکاں پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھُریرا
اشارہ تھا چشمِ عطائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
رہا میری بخشش میں جو کارفرما
مدینے میں پھیلایا دستِ تمنّا
تو لاہور میں بھر گیا گھر ہمارا
گدائے درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں تو کیوں ہو
مجھے کج کلاہانِ دُنیا کی پروا
ہو محشر کی حدّت کہ جنّت کی ٹھنڈک
نہ چھُوٹے گا دامن حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
مسائل، مصائب، شدائد کہاں ہیں
کہ ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم پر بھروسا
بجا لاؤں احکامِ سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو محمودؔ توفیق دے حق تعالیٰ

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اُمّت کی بخشش کا وعدہ
تو پھر کیوں نہ فرمائیں گے اس کا ایفا
وہ بندے چُنیدہ تھے اور برگزیدہ
رہا سامنے جن کے وہ رُوئے زیبا
ملے گی مجھے منزلِ دفنِ طیبہ
جو میری تمنّاؤں کا ہے خلاصہ
جو رہبر نقوشِ قدومِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں
نہ میزاں کا خدشہ نہ دوزخ کا کھٹکا
سنبھالا مجھے رحمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
گناہوں کے باعث مَیں جب لڑکھڑایا
کہیں "فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ" کی تھیں صدائیں
کہیں "اُدْنُ مِنِّیْ" کا حُسنِ تقاضا
نہ ہو جس کو الفت حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نہیں اس سے محمودؔ کا کوئی ناتا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر بھی ہیں مجھ پہ اکرام فرما
اگرچہ میں ہوں معصیت کوش خاصا
وہ سیرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے بے مثل و یکتا
کہ ہے مدح گو اُن کا، اپنا پرایا
کرے اکتسابِ ضیائے مدینہ
وہ خوشِ بخت بندہ، ہو من جس کا اُجلا
کھُلا "مَنْ رَّاٰنِیْ" سے اہلِ جہاں پر
انھیں دیکھنا رُویتِ حق ہے گویا
ہے قرآن شاہد کہ اُن کے خدا نے
کیا ذکر ان کے لیے ان کا اونچا
میں جاں دے کے خاکِ مدینہ کو پاؤں
تو مہنگا نہیں ہے، یہ سودا ہے سستا
یہ محمودؔ وجہِ سکوں ہے حقیقت
کہ جو لکھا مدحِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لکھا

راجا رشید محمود

اشاریہ نعت گویانِ محترم (بترتیبِ حروفِ تہجی، بلحاظِ تخلص)

شاعرِ نعت راجا رشید محمود — از ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ

پر سہ ماہی "فکر و نظر" اسلام آباد

(ذیقعد، ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ/محرم ۱۴۲۵ھ جنوری، مارچ ۲۰۰۴ء _جلد ۴۱، شمارہ ۳) کا تبصرہ

تبصرہ نگار: ڈاکٹر محمد طاہر منصوری

(ایسوسی ایٹ پروفیسر ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

نبی اکرم ﷺ سے محبت و عقیدت ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ صحیح حدیث ہے: "لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین" (تم میں سے کوئی ایمان میں اس وقت تک پختہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ میری محبت اس کے دل میں اس کے باپ، بیٹے اور تمام انسانوں سے بڑھ کر جاگزیں نہ ہو جائے) عشق و محبت کا یہ مرتبہ ایمان کا خلاصہ اور لازمہ ہے۔ اسلام میں خدا اور رسول کے ساتھ جو محبت مطلوب ہے، وہ دنیا کے ہر رشتے، اور ناطے سے ماوراء اور بڑھ کر ہوتی ہے۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے:-

"اے پیغمبرا کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں، تمہارے اعزہ و اقارب اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور کاروبار جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو اور مکانات جو تمہیں پسند ہوں، اگر یہ سب چیزیں تم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز اور پیاری ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کے گروہ کو ہدایت نہیں دیتا۔

نبی اکرم ﷺ کا ساتھ والہانہ محبت و عقیدت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں کا شعار تھا، وہ آپ کی ایک ایک ادا اور ایک ایک انداز کا مشاہدہ کرتے اور اس کی تقلید کو حرزِ جاں بناتے۔ جناب رسالت مآب ﷺ کے ساتھ ان کی عقیدت و محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ آپ ﷺ کے وضو کے پانی تک کو نیچے گرنے نہ دیتے اور اسے اپنے منہ پر مل لیتے۔ حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تمہاری محبت کیسی ہوتی تھی؟ آپ نے جواب دیا، بخدا! نبی اکرم ﷺ

ہم کو مال و اولاد اور ماں باپ سے زیادہ محبوب تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُمت مسلمہ کی اسی والہانہ محبت و عقیدت نے ادب کی ایک صنف نعت گوئی کو جنم دیا۔ شاعر رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت نے آپ ﷺ کے اوصاف و شمائل کو اپنا موضوع سخن بنایا اور اس طرح فن نعت گوئی کی بنیاد رکھی۔ بعد میں امام شرف الدین محمد بن حسن بوصیری نے اس روایت کو مزید آگے بڑھایا۔ ان کا قصیدہ "الکواکب الدریۃ فی مناقب خیر البریۃ" جو قصیدہ بردہ شریف کے نام سے معروف ہے، نعتیہ ادب کے آسمان میں مہر عالم تاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ قصیدہ بردہ نے اسلامی ادب کی تاریخ میں انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ اس کے اشعار سوز و گداز اور کیف و عقیدت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس والہانہ عقیدت اور قلبی شیفتگی کا صلہ امام بوصیری" کو یہ ملا ہے کہ آج ان کے قصیدے کو شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہے۔

بعد میں حضرت حسانؓ اور امام بوصیری کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عالم اسلام کے ہزاروں شعرائے کرام نے اپنا فن سخن وری مدحت خیرالانام کے لئے وقف کیا اور جناب رسالت مآب ﷺ کی ذاتِ گرامی، اوصاف حمیدہ، اور آپ ﷺ کے پیام زندگی اور درس حیات کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ خاقانی، نظامی، سنائی، عطار، نظیری، جامی، قدسی، حضرت امیر مینائی، مولانا محسن کاکوروی، مولانا احمد رضا خان، مولانا ظفر علی خان، علامہ اقبال، شوقی، حفیظ جالندھری اور عبدالعزیز خالد آسمان ادب کے وہ چمکتے ستارے ہیں جنھوں نے نعت گوئی میں ایک امتیازی مقام پیدا کیا اور نعت کے مطالب و مضامین کو وسعت دی۔

زیر نظر کتاب "شاعر نعت" اسی کہکشاں کے ایک تابناک ستارے راجہ رشید محمود کے فکر و فن کے بارے میں ہے جنھوں نے مدحت خیرالانام کے لئے اپنی زندگی اور فن مخصوص کردیے۔ مصنف کتاب ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ صاحب نے اس کتاب میں جناب محمود صاحب کی فکر اور ان کی نعت گوئی کے فنی و ادبی محاسن کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ موضوعاتی اعتبار سے کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلے حصے میں مصنف نے راجا صاحب کے نعتیہ کلام کے مضامین و موضوعات کا جائزہ لیا ہے۔ دوسرا حصہ اس کلام کے ادبی و فنی محاسن سے گفتگو کرتا ہے۔ فاضل مصنف نے انتہائی عرق ریزی سے ان موضوعات و مضامین اور مطالب و مباحث کی نشاندہی کی ہے جو شاعر نعت کے کلام میں قاری کو ملتے ہیں۔ جناب شاہ صاحب بتاتے ہیں کہ یہ مضامین قرآنی تعلیمات، اور سنت نبوی ﷺ کا پرتو ہیں۔ شاعر نعت کا کلام اپنی فکری غذا قرآن و سنت اور سیرت طیبہ سے براہ راست

حاصل کرتا ہے، جس کی بنا پر وہ اس افراط و تفریط سے پاک ہے، جس کا شکار کئی نعت خواں شعراء ہوئے ہیں۔ ان کی شاعری میں قرآنی تعلیمات کا بکثرت استعمال ملتا ہے، کئی اشعار قرآن کے مضامین پر مشتمل ہیں۔ قرآن میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں جس مضمون کا بھی تذکرہ آیا ہے، اسے راجا صاحب نے نعت کا موضوع بنایا ہے۔ انہوں نے حدیث لٹریچر سے بھی نعت گوئی میں استفادہ کیا ہے۔ ان کی شاعری کے مضامین میں ذکرِ مدینہ، صلوٰۃ و سلام، تحفظ ناموس رسالت، عظمت مصطفیٰ ﷺ، میلادالنبی، واقعہ اسراء و معراج، شفاعت مصطفیٰ اور مدح اہل بیت جیسے مضامین خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ انہوں نے اپنا ایک مجموعہ صرف درود پاک کے موضوع کے لیے مختص کیا جس کے ہر شعر میں صلوٰۃ و سلام کی اہمیت، فضیلت اور فوائد بیان کر کے عوام الناس کو درود خوانی کی ترغیب دی ہے۔ اسی طرح انہوں نے اپنا ایک پورا دیوان ذکر مدینہ کی نذر کیا ہے۔

شاعرِنعت راجا صاحب کے کلام کی ایک خصوصیت بارگاہ رسالت ﷺ کا ادب ہے جو علامہ اقبال کی زبان میں محبت کے قرینوں میں پہلا قرینہ ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ یہ ایسی نازک بارگاہ ہے جہاں زبان و بیان کی ادنیٰ سی لغزش ساری محنت کو اکارت کر سکتی ہے اور وہ قرآن کے الفاظ میں "ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون" کا مصداق بن سکتا ہے۔

ادب گاہیست زیرِآسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

آسمان کے نیچے یہ عرش سے بھی زیادہ نازک بارگاہ ہے کہ جہاں حضرت بایزید بسطامی" اور خواجہ جنید بغدادی" جیسے اولیاء بھی رعب و جلال سے لرزتے اور کانپتے آتے ہیں۔

اسی احساس کے پیش نظر جناب راجا محمود صاحب نے اپنے نعتیہ کلام میں جناب رسالت مآب ﷺ کے لئے کسی جگہ بھی "تو" یا "تم" کی ضمیر استعمال نہیں کی بلکہ ہر جگہ "آپ" کے لفظ کا التزام کیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بارگاہ رسالت کا جو ادب شاعر نے ملحوظ رکھا ہے وہی ہمیں محقق ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ صاحب کے ہاں بھی نظر آتا ہے۔ اس کا بیّن اظہار یہ ہے کہ کتاب "شاعر نعت" میں جہاں جہاں جناب رسالت مآب ﷺ کا نام آیا ہے یا ان کی ذاتِ گرامی کی طرف راجع کوئی ضمیر آئی ہے، وہاں محقق نے صلاۃ و سلام کا بھرپور التزام کیا ہے۔

مصنف "شاعرِنعت" نے کتاب کے پہلے حصے میں بہت فاضلانہ انداز میں جناب راجا محمود صاحب کے نعتیہ کلام اور مقالات کی علمی و فکری جہتوں پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ حصہ تحقیقی مقالات کی

شکل میں ہے، ان میں جناب مصنف نے راجا صاحب کے کلام کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ ان کا کلام قرآنی تعلیمات، سنت رسول ﷺ اور ان کی سیرت کا پرتو ہے۔ یہ سارے مقالات پوری علمی دیانت کے ساتھ اور تحقیقی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھے گئے ہیں۔ مثلاً کتاب کا پہلا مقالہ "تعلیمات قرآن کا پرتو" (صفحات ۲۱ تا ۵۵) جناب راجا محمود صاحب کے سترہ نعتیہ مجموعوں کے عمیق مطالعے کا نچوڑ ہے۔ شاعر نے جن جن آیات سے استفادہ کیا ہے، ان کا مقالے میں تذکرہ کیا گیا ہے اور ان کے حوالے پوری علمی صحت کے ساتھ مقالے کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔ قرآنی الفاظ کو قرآنی املا اور مصحف عثمانی کے مطابق لکھنے کا بھی التزام کیا گیا ہے۔ اس مقالے میں ۲۰۱ حوالہ جات دیئے گئے ہیں جو محقق کی محنت، علمی دیانت و اخلاص کا مظہر ہیں۔ "پرتو احادیث حضور" بھی سابقہ مقالے کی طرح ایک فاضلانہ مقالہ ہے۔ وہی محنت و عرق ریزی اور علمی دیانت یہاں پر بھی نظر آتی ہے۔ تاہم نعتیہ کلام میں آنے والی احادیث کی تخریج نہیں کی گئی۔ بہتر ہوتا کہ ان احادیث کو صحاح ستہ یا احادیث کی دیگر مستند کتابوں کے حوالے سے نقل کیا جاتا۔ اس طرح کتاب کی علمی ثقاہت میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

اسی طرح کی تشنگی "تعلیمات حضور" کے عنوان سے لکھے گئے مقالے میں بھی محسوس ہوتی ہے۔ اس مقالے میں مصنف نے کلام محمود میں مذکور نبی اکرم ﷺ کی ان اہم معاشرتی تعلیمات کا ذکر کیا ہے جو محبتوں کے فروغ اور پرسکون معاشرے کی تشکیل کی ضامن ہیں۔ ان تعلیمات کو راجا محمود صاحب نے شعری قالب میں ڈھالا ہے۔ ایک علمی و تحقیقی مقالے کی حیثیت سے بہتر ہوتا کہ ان تعلیمات کا حوالہ حدیث کی کسی مستند کتاب سے دیا جاتا۔ مثلاً یہ شعر:-

حکم رسول پاک پر، اپنے ہر ایک بھائی کی

جان و منال و آبرو، سب کے لیے ہوئی حرام

ایک حدیث کے مضمون پر مشتمل ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کی جان، مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اس حدیث کا حوالہ اگر کسی ثانوی ماخذ کی بجائے کسی بنیادی ماخذ سے دیا جائے تو کتاب کا علمی مقام مزید بڑھ سکتا ہے۔

شاعرِنعت میں ایک مقالہ "تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ" ہے۔ اس میں مقالہ نگار نے راجا صاحب کا وہ منتخب کلام پیش کیا ہے جو حفاظت حرمت رسول ﷺ سے متعلق ہے۔ اس میں ایسے محسنین ملت کی منقبتیں بھی ہیں جنہوں نے ناموس رسالت کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں۔ ایک خوبصورت آزاد

نظم "سلمان رشدی کا قاتل" کے عنوان سے ہے۔ یہ بلاشبہ ایمان کو گرما دینے والی نظم ہے۔ اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

"وہ ایک لمحہ
وہ وقت پر حکمران لمحہ
کہ جب عزیمت کی جرأت افزا منڈیر پر جھلملاتے دیپک
اگائیں گے روشنی کی فصلیں
دھنک سجے گی فضا میں ہر سو، محافلِ رنگ و نور ہوں گی
زمانے بھر میں اُجالا ہوگا
اُجالا ہوگا سعادتوں کا
سعادتوں کا اُجالا ہوگا جسارتوں سے
جسارتیں
جو محبتوں کی نقیب ہوں گی
جو میرے آقا ﷺ کی عزتوں اور حرمتوں کا نشاں رہیں گی
جسارتیں جو علم اٹھائیں گی حفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کا
جسارتیں جو گلا دبوچیں گی شاتمیت کا
اور
بے اصل رشدی ایسا خبیث اس لمحے مارا جائے گا
جرأتوں کے، جسارتوں کے، عزیمتوں کے شناسا ہاتھوں سے
میرے ہاتھوں سے"

جناب ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ صاحب نے "شاعر نعت" کی جناب رسالت مآب ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت اور قلبی شیفتگی کا بہت موثر انداز میں ذکر کیا ہے۔ حب رسول ﷺ نے ان کی طبیعت میں جو رقت و گداز پیدا کر دیا تھا وہ ان کی نعتیہ شاعری میں جگہ جگہ جھلکتا ہے۔ ہجر دیار حبیب کا ذکر وہ دل گرفتہ کیفیت میں کرتے ہیں، اس حوالے سے کچھ اشعار یہ ہیں:-

غم فراق دیار حبیب کے باعث — ہجوم اشک رواں چشم تر میں رہتا ہے
پلکیں جو ابر عشق نبی سے ہوں باوضو — کھل جائیں گے گلاب سر حرف سخن

ضیائے یاد پیمبر کا فیض ہے محمود — سر مژہ کوئی تارہ چمکنے والا ہے

یہ وہی کیفیت ہے جو ہمیں امام بوصیری کے ہاں ملتی ہے۔ امام بوصیری اپنے قصیدے کا آغاز ہی ایک ذوق و شوق اور وارفتگی کی کیفیت سے کرتے ہیں۔ ذی سلم کے پڑوسیوں کی یاد، کاظمہ سے چلنے والی ہواؤں اور کوہ اضم پر چمکنے والی بجلیوں نے ان کی آنکھوں کو نمناک اور دل کو مضطرب کر دیا ہے۔

امن تذکر جیران بذی سلم
مزجت دمعا جری من مقلة بدم
ام هبّت الريح من تلقاء كاظمة
أو أومض البرق فی الظلماء من إضم
فما لعینک إن قلت اکففا همتا
فما لقلبک إن قلت استفق یهم

شاعر نعت میں راجا محمود صاحب کے نعتیہ کلام کی فصاحت و بلاغت کا بہت موثر انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ بلاغت کے مختلف اسالیب کو فنی مہارت کے ساتھ ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ صاحب نے بیان کیا ہے۔ کسی ادبی فن پارے کے فنی محاسن جانچنے کے لیے شاہ صاحب نے جہاں ایک کسوٹی فراہم کی ہے، وہاں ایک نئے تحقیقی انداز کی طرح بھی ڈالی ہے۔ ہمارے خیال میں انہوں نے ادب کے طلبہ اور محققین کو ایک نئے میدان تحقیق سے روشناس کرایا ہے۔ یہ بلاشبہ ایک غیر معمولی علمی و ادبی خدمت ہے۔

آج جب کہ کاکل و رخسار کے موضوعات ادب کی شناخت بن گئے ہیں اور شاعر و قلم کار اپنی ذہنی و فکری توانائیاں ایسے سفلی ادب کی آبیاری میں خرچ کر رہے ہیں، قابل صد افتخار ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے فن اور ہنر کو سید البشر اور خیرالانام ﷺ کی مدح و توصیف کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ راجا محمود اور ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ ایسے ہی خوش نصیب ادیب و قلم کار ہیں جنہیں مدح رسولؐ اور مطالعہ سیرت رسولؐ کا اعزاز ملا ہے۔ علامہ اقبال نے اپنی ایک نظم "ہنرمندان ہند" میں ایسے شاعروں اور ادیبوں کی مذمت کی ہے جن کے تخیل کی آخری حد عورت ہے، اور اس سے آگے سوچنے کی صلاحیت سے وہ محروم ہیں، وہ کہتے ہیں:-

عشق و مستی کا جنازہ ہے تخیل ان کا
ان کے اندیشہ تاریک میں قوموں کے مزار
موت کی نقش گری ان کے صنم خانوں میں
زندگی سے ہنر ان برہموں کا بیزار
چشم آدم سے چھپاتے ہیں مقامات بلند
کرتے ہیں روح کو خوابیدہ، بدن کو بیدار
ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس
آہ بیچارے کے اعصاب پہ عورت ہے سوار

راجا محمود صاحب اور ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ صاحب لائق صد تحسین ہیں کہ وہ اردو ادب میں پاکیزہ قدروں اور ارفع و اعلیٰ روایتوں کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ خدا ان کی کوششوں کو قبول کرے۔ آمین!

اخبارِ نعت

سیّدِ ہُجویرؒ نعت کونسل

1- یکم جولائی کو سید ہجویر نعت کونسل کے زیرِ اہتمام تیسرے سال کا ساتواں ماہانہ طرحی مشاعرہ نماز مغرب کے بعد چوپال (ناصر باغ' لاہور) میں ہوا۔ صدارت صاحبزادہ محمد محب اللہ نوریؔ (مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ' بصیر پور) نے کی۔ اعجاز فیروز اعجازؔ مہمانِ خصوصی تھے۔ حافظ غلام رسول ساقیؔ (گوجرانوالا) نے تلاوتِ قرآنِ کریم کی اور محمد ثناء اللہ بٹ نے نعت خوانی کی سعادت حاصل کی۔ سید ہجویر نعت کونسل کے چیئرمین راجا رشید محمودؔ ۳۰ جون کو زیارتِ حرمین الشریفین کے لیے چلے گئے تھے' اس لیے مشاعرے کی نظامت ان کے بڑے صاحبزادہ اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت") نے کی۔

ساغرؔ صدیقی ۳۰ جولائی ۱۹۷۴ء کو فوت ہوئے تھے' اس لیے جولائی کے اس مشاعرے کے لیے ان کی ایک نعت کا درج ذیل مصرع' طرح کے لیے دیا گیا تھا:

"متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد"

مشاعرے میں صاحبِ صدارت اور مہمانِ خصوصی کے لیے درج ذیل شعراء کرام نے اپنا طرحی کلام آقا حضور ﷺ کی بارگاہ میں نذر کیا:

محمد بشیر رزمیؔ' رفیع الدین ذکیؔ قریشی' بشیرؔ رحمانی' اکرم سحرؔ فارانی (کاموکے)' رضا عباس رضاؔ' قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)' ضیا نیرؔ' پروفیسر رانا حسین تاہرؔ خاں' محمد زبیرؔ ساہی' بشیر رحمانی' رانا تجمل حسین (فیصل آباد)' حافظ محمد صادقؔ' یونس حسرتؔ امرتسری' محمد امین نیرؔ (للیانی)' غلام رسول ساقیؔ (گوجرانوالا)' خواجہ محمد سلطان کلیمؔ' محمد ابراہیم عاجزؔ قادری' محمد طفیل اعظمیؔ' عابدؔ اجمیری' محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)' سلامتؔ علی مغل (برکی)' اشفاق فلکؔ' مرزا انورؔ بیگ' ایوب زخمیؔ' سید محمد اسلام شاہ' پروین تجلؔ اور ملیحہ تنویر۔

صدیق فتحپوری (کراچی)' پروفیسر فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)' تنویر پھولؔ (کراچی) اور راجا رشید محمودؔ (مکہ مکرمہ) کی نعتیں ناظم مشاعرہ اظہر محمود نے پڑھیں۔

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں:

ساغرؔ صدیقی: ہے تقدیسِ شمس و قمر سبز گنبد ... متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد
محب اللہ نوریؔ: "متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد" ... سکوں بخشِ قلب و نظر سبز گنبد
بشیرؔ رحمانی: بہارِ ریاضِ سحر سبز گنبد ... "متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد"
فیض رسول فیضانؔ: "متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد" ... ہے دار و مدار نظر سبز گنبد

صدیق فتحپوری: دلِ و جاں کا ذوقِ ہنر سبز گنبد — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

تنویر پھول: ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد'' — مری شامِ غم کی سحر سبز گنبد

زبیر ساحی: ضیائے خدائے بشر سبز گنبد — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

ضیا نیّر: ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد'' — تصور میں تھا عمر بھر سبز گنبد

طفیل اعظمی: نہیں کوئی منظر مگر سبز گنبد — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

عاجز قادری: ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد'' — کہ خیر البشر ﷺ کا ہے گھر سبز گنبد

سلامت علی مغل: ہمارے سفر کا ثمر سبز گنبد — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

رانا تجمل حسین: ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد'' — ہے تسکینِ قلب و جگر سبز گنبد

ملیحہ تنویر: جہاں بھر میں ہے معتبر سبز گنبد — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

عابد اجمیری: محمد ﷺ سے نسبت کا در سبز گنبد — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

ایوب زخمی: ہے تسکینِ قلب و جگر سبز گنبد — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

اعجاز فیروز اعجاز: ہے فردوس کا اک شجر سبز گنبد — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

حافظ محمد صادق: ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد'' — دل و جاں میں ہے جلوہ گر سبز گنبد

''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد'' — مدارِ نشاطِ جگر سبز گنبد

مٹاتا ہے تشویشِ قلبِ پریشاں — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

اکرم سحر فارانی: امینِ شہِ بحر و بر ﷺ سبز گنبد — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

بہارِ دل و جاں مدینے کی گلیاں — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

غلام زبیر نازش: ہے نسبت اسے رحمتِ عالمین ﷺ سے — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

رضا عباس رضا: زرِ راحتِ ذہن و دل سنگِ اسود — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

غلام رسول ساقی: تصور سے محبوبِ رب ﷺ کے ہے ساقی — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

یونس حسرت: سکونِ دلِ مضطرب گھر خدا کا — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

حسین ناہر خاں: سبھی اہلِ ایماں یہ کہتے ہیں مل کر — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

ذکی قریشی: یقیناً ہر اک اہلِ ایمان کی ہے — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

منشا قصوری: دلوں کو ہے سرمایۂ دین و ایماں — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

مرزا انور بیگ: بہر دم نظارہ کیے جا رہا ہوں — ''متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد''

2- تیسرے سال کا آٹھواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ 5- اگست کو چوپال میں بعدِ نمازِ مغرب ہوا۔ صدارت حزیں کاشمیری نے کی۔ صوبیدار (ر) غلام محی الدین (چوکی) مہمانِ خصوصی اور قمر ریاض حسین

بسرا ایڈووکیٹ سپریم کورٹ مہمانِ اعزاز تھے۔ محمد ثناء اللہ بٹ نے نعت خوانی کی اور محمد ابراہیم عاجز قادری نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی سعادت پائی۔ ۲۹۔ اگست ۱۹۹۰ کو واصل بحق ہونے والے' مسعود حسن شہاب دہلوی (مدیر سہ ماہی ''الزبیر'' و ہفتہ وار ''الہام'' بہاولپور) کے مصرعے

''نہیں ہے طور بلند اُن کے آستاں کی طرح''

پر جن شعراءِ کرام کا طرحی نعتیہ کلام حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہِ مقدسہ میں پیش ہوا' ان کے اسماءِ گرامی ہیں: حزیں کاشمیری' محمد بشیر رزمی' رفیع الدین ذکی قریشی' عبدالوہاب قمر' محمد اسماعیل عابد اجمیری' محمد اکرم افلاک (گوجرانوالا)' ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی' صابر براری (کراچی)' بشیر رحمانی' غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)' تنویر پھول (کراچی)' ضیا نیّر' حافظ محمد صادق' محمد یونس حسرت امرتسری' نادر جاجوی (فیصل آباد)' غلام رسول ساقی (گوجرانوالا)' سید محمد اسلام شاہ' خواجہ محمد سلطان کلیم' صدیق فتحپوری (کراچی)' محمد ابراہیم عاجز قادری' منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)' ضیا نیّر' محمد طفیل اعظمی' منصور فائز' محمد ایوب زخمی اور راجا رشید محمود (چیئرمین ''سید ہجویر نعت کونسل/ ناظمِ مشاعرہ)۔

گرہ کی صورتیں یہ رہیں:

حزیں کاشمیری:

''رفعنا'' جن کا شرف' جن کی منزلت قوسین
''نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح''

وہ جن کے اوج میں پروازِ جبرئیل بھی گم
''نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح''

جنھوں نے ہوش میں دیکھا علوئے ذاتِ الٰہ
''نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح''

درِ نبی ﷺ کی طرح در کوئی فراخ نہیں
''نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح''

بلند رُتبہ ملا جن کو ''اُدْنُ مِنِّیْ'' کا
''نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح''

نبوتوں کی ہوئی ختم انتہا جن پر
''نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح''

فرازِ عرش پہ نعلین بھی گئیں جن کی
''نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح''

عطا ہوا جنھیں "محمود" کا مقامِ بلند
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

محمد بشیر رزمی:
کبھی ہوا نہ کوئی ذرہ کہکشاں کی طرح
"کہاں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

ذکی قریشی:
وہ جن کے واسطے ڈالی ہے کُن فکاں کی طرح
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"
زبانِ حال سے کہتے ہیں سب ذکیؔ زائر
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

تنویر پھولؔ:
مقامِ سدرہ سے آگے رسائی ہے ان ﷺ کی
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

غلام زبیر نازشؔ:
اُسے کلیم سے نسبت، اِسے حبیب ﷺ سے ہے
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

صدیقؔ فتحپوری:
زمیں پہ گنبدِ خضرا ہے آسماں کی طرح
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

صابرؔ براری:
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"
ہے آستانِ نبی ﷺ قصرِ لامکاں کی طرح

نادرؔ جاجوی:
زمیں، زمیں ہے، کہاں ہو گی آسماں کی طرح
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

یونس حسرتؔ:
پہنچ کے عرش پہ جو رب سے ہمکلام ہوئے
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

بشیرؔ رحمانی:
زمینِ گنبدِ خضرا ہے آسماں کی طرح
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

ضیا نیرؔ:
تجلی گاہ سہی ذاتِ کبریا کی مگر
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

عابدؔ اجمیری:
یہی تو ذکر سرِ عرش ہے فرشتوں میں
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

محمد اکرم افلاکؔ:
مقام ان کا تو افلاک سے بھی برتر ہے

"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

انجم فاروقی:
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"
وہ آسماں کی طرح ہے، یہ لامکاں کی طرح

غلام رسول ساقیؔ:
مقام ایک ہی افضل تریں ہے دُنیا میں
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

حافظ محمد صادق:
نیاز مندی سے جھکتا ہے آسماں اس پر
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"
فرشتے اوجِ فلک سے یہاں پہ جھکتے ہیں
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

عاجزؔ قادری:
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"
کہ اس کا سایہ تو ہر جا ہے آسماں کی طرح

محمد سلطان کلیمؔ:
جھکے جھکے ہی چلو ان کے سنگِ در پہ کلیمؔ
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

طفیل اعظمیؔ:
زمینِ طیبہ کا منظر ہے آسماں کی طرح
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

ایوب زخمیؔ:
جنابِ موسیٰ یہ کہتے ہیں، ہم نہیں کہتے
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

محمد اسلام شاہ:
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"
جہاں میں کوئی نہیں شاہِ دو جہاں ﷺ کی طرح

راجا رشید محمودؔ:
مقام کوئی جہاں میں نہیں وہاں کی طرح
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"
نہیں کلیم حبیبِ خدا ﷺ کے ہم رتبہ
"نہیں ہے طور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح"

3- آیندہ مشاعرہ ۲ ستمبر کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال (ناصر باغ لاہور) میں ہوگا۔
مصرعِ طرح (بیکلؔ فتح گڑھی) یہ ہے:
"سارے نبیوں میں اونچا مقام آپ کا، سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا"

4- ۲۰۰۴ کے آیندہ مشاعروں کے لیے مصرع ہائے طرح یہ ہیں:

اکتوبر: ان کو شبِ الست کا بدر الدجیٰ کہوں (راجہ محمد عبداللہ نیاز)
نومبر: شبِ معراج پردہ اُٹھ گیا روئے حقیقت کا (محمد دین تاثیر)
دسمبر: یہ دُنیا ایک صحرا ہے مدینہ باغِ جنت ہے (حفیظ جالندھری)

متفرقات

1- ۱۵ مئی کو یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن کے زیرِ اہتمام محفلِ میلاد کا اہتمام کیا گیا۔ صدارت مدیرِ نعت کی تھی۔ لاہور کے اہم نعت خوانوں نے بارگاہِ سرورِ کائنات ﷺ میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ سید محمد عثمان علی نے نظامت کی۔ آخر میں لنگر تقسیم کیا گیا۔

2- ۱۶ مئی (اتوار) کو صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک تحریک انجمن تعمیل اسلام کے دفتر واقع بابا فرید روڈ (ریمیکن روڈ) میں محفلِ میلاد منعقد ہوئی۔ آغا غیاث الرحمن انجم امیرِ محفل تھے۔ جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل، جسٹس میاں نذیر اختر، پروفیسر قاری حبیب الرحمان مدنی، پروفیسر حافظ خالد محمود، پروفیسر غلام سرور قریشی، پروفیسر حافظ اعتبار احمد خاں، نذیر احمد غازی، پروفیسر محمد اکبر چشتی، حکیم عبدالوحید سلیمانی، پروفیسر ڈاکٹر طفیل سالک، پروفیسر محمد مظفر حسین ہاشمی، ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی اور راجا رشید محمود نے اپنے اپنے موضوعات پر ۱۵، ۱۵ منٹ گفتگو کی۔ مدیرِ نعت کا موضوع تھا۔ "حضور ﷺ کا خلقِ عظیم"۔

3- ۱۶ مئی کو ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ "محفلِ میلاد" کی ریکارڈنگ ہوئی۔ قاری ظہور احمد سیفی نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی۔ محمد دین چشتی، عبدالرحمان نظامی اور توفیق احمد توفیق نے نعت خوانی کی۔ مدیرِ نعت نے "حضور ﷺ کی خوش مزاجی" کے موضوع پر تقریر کی۔ مصطفیٰ کمال پروڈیوسر اور ضمیر فاطمی میزبان تھے۔ یہ محفل ۲۰ مئی کو "صراطِ مستقیم" میں نشر ہوئی۔

4- ۱۸ مئی کو محترم حبیب اللہ بھٹی مدنی کی تقریبِ خانہ آبادی میں شرکت کے لیے مدیرِ نعت عارف والا گئے جہاں بہت سی روحانی، علمی، ادبی، سماجی اور سیاسی شخصیتوں سے ملاقات بھی ہوئی اور محفلِ نعت میں شرکت بھی۔

5- ۱۸ مئی کو بعد نمازِ عشا حسان نعت کونسل کے زیرِ اہتمام چونیاں روڈ، پرانی منڈی پتوکی (ضلع قصور) میں پبلک جلسے کی صورت میں "محفلِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ" انعقاد پذیر ہوئی۔ صدارت حافظ غلام حسین اور صوبیدار (ر) غلام محی الدین نے کی۔ حسان نعت کونسل کے صدر ڈاکٹر غلام محمد ترنم کے علاوہ طاہر محمود نقشبندی اور محمد اسلم اسحاق نے نعت خوانی کی۔ راجا رشید محمود (مدیرِ نعت) نے ڈیڑھ گھنٹہ "محبتِ رسول ﷺ" کے موضوع پر تقریر کی۔ جلسے کی نظامت پروفیسر محمد اکرم نوید نورانی نے کی۔

6- ۲۰ مئی کو لارنس روڈ پر ثانوی تعلیمی بورڈ کی نئی بلڈنگ میں تقریری مقابلوں، مقابلہ ہائے نعت خوانی اور کوئز پروگراموں میں کامیاب ہونے والے طلبہ و طالبات کے درمیان فائنل مقابلے کا اہتمام کیا گیا۔

مقابلۂ نعت خوانی کے منصفین میں پروفیسر محمد سعید احمد کھچی، حافظ لیاقت علی صدیقی اور راجا رشید محمود شامل تھے۔ بورڈ کے چیئرمین نے صدارت کی۔

7- ۲۱ مئی کو کالج آف ایجوکیشن کی سالانہ محفلِ نعت میں کالج کے طلبہ و طالبات اور اساتذہ نے نعتیں پڑھیں۔ صدارت حسبِ سابق مدیرِ نعت کی تھی۔ الطاف ملک نے نظامت کی۔ مدیرِ نعت نے سیرتِ مصطفیٰ ﷺ اور نعتِ رسولِ مقبول کے مختلف گوشوں پر اظہارِ خیال کیا۔

8- فضل ماڈل سکول، نفیر آباد، شالامار ٹاؤن کا مقابلۂ نعت خوانی 11 جون (جمعہ) کو صبح دس بجے شروع ہوا۔ صدارت مدیرِ نعت کی تھی۔ انھوں نے کامیاب طلبہ و طالبات میں انعامات تقسیم کیے اور نعت پڑھنے والے تمام بچوں کو ماہنامہ "نعت" دیا۔ سکول کے پرنسپل حاجی حبیب الرحمان کو حسنِ انتظام پر مبارکباد دی اور دُعا کرائی۔

9- ۱۲ جون کو نمازِ عشا کے بعد چوک مصطفیٰ آباد میں ڈاکٹر عاشق حسین چشتی کے ہاں محفلِ نعت ہوئی جس میں سید محمد رضا زیدی، محمد ارشد قادری، الحاج سید صلاح الدین، مطلوب الحق اور دیگر نعت خواں حضرات نے بارگاہِ سرکارِ ابد قرار ﷺ میں ہدیۂ نعت پیش کیا۔ تسنیم الدین احمد ناظمِ تقریب تھے۔ صدارت مدیرِ نعت نے کی۔

10- ۱۳ جون (اتوار) کو مدیرِ نعت پر دو سانحات گزرے۔ عہدِ حاضر کے نمائندہ نعت گو پروفیسر حفیظ تائبؔ اور مفکرِ قرآن چودھری رفیق احمد باجوہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ مدیرِ نعت، ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ، محمد ثناء اللہ بٹ اور دیگر دوستوں کے ساتھ تائبؔ صاحب کے جنازے میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں وہ شادباغ چلے گئے جہاں ماہنامہ "نعت" کے مشیرِ خصوصی چودھری رفیق احمد باجوہ کا جنازہ تھا (اللہ تعالیٰ ان دونوں شخصیتوں کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے)

11- ۱۷ جون کو خبریں فورم میں رفیق احمد باجوہ صاحب کے بارے میں تعزیتی ریفرنس ہوا جس میں مولانا احمد علی قصوری، پیر محمد اشرف، پروفیسر خلیل احمد باجوہ، مفتی ضیاء الحبیب صابری، صاحبزادہ وحید سبحانی اور دیگر حضرات نے گفتگو کی۔ مدیرِ نعت نے نعت پڑھی۔

12- ۱۹ جون کو غضنفر علی جاوید چشتی، ریاض احمد مفتی اور شیخ صدیق ظفر کی دعوت پر مدیرِ نعت دونوں بیٹوں کے ساتھ گجرات گئے۔ مدیرِ نعت سے ان کا تازہ غیر مطبوعہ نعتیہ کلام سنا گیا۔

زیرِ نظر شمارہ ستمبر اکتوبر کا مشترکہ شمارہ ہے۔ نومبر 2004 کا شمارہ "بیانِ نعت" ہوگا اور ان شاء اللہ اکتوبر کے آخر میں سپردِ ڈاک کیا جائے گا۔
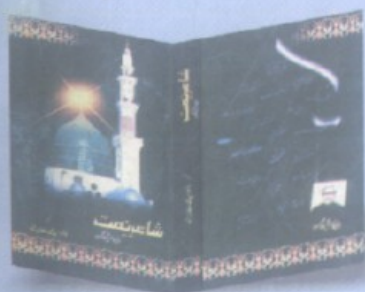
شاعرِ نعت
راجا رشید محمود

تحقیق و تحریر: ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ
(ایم اے اُردو، ایم اے علوم اسلامیہ، ایم اے تاریخ
پی ایچ ڈی۔ استاد جی سی یونیورسٹی لاہور)

★ نعت کے حوالے سے شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا کام مختلف جہتوں سے وقیع ہے لیکن ان کے پہلے 18 اُردو مجموعہ ہائے نعت کا علمی و تحقیقی جائزہ نامور محقق ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ نے کیا ہے۔

★ انھوں نے ''مضامین و موضوعات'' کے حوالے سے ۳۶، اور ''زبان و بیان'' کے لحاظ سے ۴۹ عنوانات کے تحت شاعرِ نعت کے فکر و فن پر قلم اُٹھایا ہے۔ کتاب تحقیق و تفحص کا شاہکار ہے۔

★ جاذبِ نظر سرورق، مضبوط جلد، سفید کاغذ اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ 536 صفحات کی اس کتاب کی قیمت صرف 200 روپے ہے۔

الجلیل پبلشرز۔ اُردو بازار لاہور